

# عقیدت کے پھول

خاندان نبوت کے قدموں میں



شکر کمپوری

Ge



## صاحبکم مشکوٰۃ

آج کل طائفات برقی، آپ کی فراموشی کی تکمیل اور حکم کی تعمیل میں  
 بیچ آ رہی ہیں، اس حوالے سے میں پاکر کچھ لکھ رہا ہوں، آپ اسے مندر  
 انسدادیہ، تقریباً، بیش گفزار یا کو بھی نام دے سکتے ہیں۔ مجھے  
 کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

آج کل کتاب کا کیفیت کے بھول رکھا ہے، یہ نام خوبصورت ہے، اچھی  
 فنی کیفیت کا آئینہ دار ہے، مگر نام سے محمود کے موضوع اور مواد  
 کی طرف برکت راست نہیں جاتا۔ ابھی لکھ لکھتے ہیں میں  
 آبا کو مواد کے لحاظ سے کیا اس کا نام "خاندان نبوت کے قدموں میں"  
 خشک رہے گا؟ فیصلہ آپ کریں۔

محمود علی رحمانی  
 ۱۶/۱۰/۱۶م

(حضرت مولانا محمود علی رحمانی)  
 امیر شریعت بہار، اڑیسہ و چھار کھنڈ  
 و سجادہ نشین خانقاہ رحمانی، موٹگیر

GIFT

# عقیدت کے پھول

خاندان نبوت کے قدموں میں  
(نعت اور منقبت)

۹۳۲۵  
شکری



شکر کیموری

ارم پبلشنگ ہاؤس، دریا پور، پٹنہ۔ ۴

© جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

- (۱) اس کتاب کی اشاعت میں بہار اردو اکادمی کا مالی تعاون شامل ہے۔  
(۲) اس کتاب میں شائع مشمولات یا کسی قابل اعتراض مواد کے لیے بہار اردو اکادمی ذمہ دار نہیں۔

## AQUIDAT KE PHOOL

KHANDAN-E-NABUWAT KE QADMON MEIN  
BY  
SHANKAR KAIMOORI

Edition : 2016 Hadia Rs : 200/-

ISBN 978-93-83533-30-5

نام کتاب	:	عقیدت کے پھول
نام شاعر	:	شکر رام
تخلص	:	شکر کیموری
رابطہ نمبر	:	09431839996
ای میل	:	shnkarkaimuri@gmail.com
سن اشاعت	:	۲۰۱۶ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
صفحات	:	۱۶۸
کمپوزنگ	:	عبدالمبین ضیائی
سرورق	:	شیخ الاسلام
مطبع	:	برائٹ آفسیٹ، دریا پور پٹنہ ۴
ناشر	:	ارم پبلشنگ ہاؤس، دریا پور پٹنہ ۴
ہدیہ	:	۲۰۰ روپے

ملنے کا پتہ  
بک امپوریم، سبزی باغ پٹنہ



## فہرست

صفحہ	اسمائے گرامی	عناوین
۱۱	شکر کیموری	اپنی بات
۱۵	مولانا محمد ولی رحمانی	پیش گفتار
۲۱	سید شاہ شمیم الدین احمد منعمی	مقدمہ
۲۵	پروفیسر علیم اللہ حالی	استقبال
۲۹	پروفیسر طلحہ رضوی برق	حرفے چند
۳۲	پروفیسر اعجاز علی ارشد	اظہار خیال

حمد باری تعالیٰ

نعتیہ کلام

باغ جنت سے حسین کوئے نبی ہے شکر

اشھاؤ ہاتھوں میں جب قلم تم

چمن میں فصل گل آئے تو

میرے لبوں پہ ذکر نبی کا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

ہو و روز باں ہر دم قرآن ضروری ہے

وہ فضیلت یا محمد آپ نے پائی کہ بس

جہاں کا ستم پر ستم ہو رہا ہے

مدینے کے گل و گلزار چمکے

فقط اک شکل نورانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

سرکار دو عالم سے جسے پیار نہیں ہے

رحمت کی بہاروں میں سرکار چمکتے ہیں

بسا ہے گنبد خضریٰ نظر میں

Govt. Urdu Library



37124

۳۳

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۵۰

- ۵۱ نور کا پیکر اللہ اللہ
- ۵۲ آپ کی رحمت نے ہر مشکل کو آساں کر دیا
- ۵۳ نبی نبی ہی بولیں
- ۵۵ زباں میلی نہیں ہوتی وہن میلانہیں ہوتا
- ۵۶ اپنے رب سے ملنے ملانے والے ہیں
- ۵۸ رائی رائی مرے حضورؐ کی ہے
- ۶۰ ذکر خیر الانام کرتے ہیں
- ۶۱ رحمتوں کا خزانہ سلامت رہے
- ۶۳ سوچنے صل علی اور سوچتے رہ جائے
- ۶۴ حق بات جب بھی کوئی انسان بولتا ہے
- ۶۵ پکارا محشر میں عاصیوں نے وہ دیکھو سرکار آ رہے ہیں
- ۶۶ الفاظ سے بیان سے خوشبو نہیں گئی
- ۶۷ یہ سچ ہے کہ اللہ کا فرمان نہ بدلا جائے گا
- ۶۸ پارہ پارہ مرے حضورؐ کا ہے
- ۶۹ نبیؐ کی دل سے محبت کبھی نہ جائے گی
- ۷۰ جب نعت نبیؐ میں لکھتا ہوں ایمان کی خوشبو آتی ہے
- ۷۱ بجھا ہوا چراغ دل جلا دیا حضورؐ نے
- ۷۲ پردہوں جو نعت نبیؐ تو زبان خوشبودے
- ۷۴ جنتی کون ہے یہ سوال آگیا
- ۷۵ تشنہ لب پر جو آقا کا نام آگیا
- ۷۶ میں یہ نہیں کہتا کہ خزینہ مجھے دیدہ
- ۷۷ یہ عشق نبیؐ کے سبب جا رہا ہے
- ۷۸ آ جاؤ میرے ساتھ سفینے میں دوستو

- ۷۹ مجھ کو الفت ہے اس پسینے سے
- ۸۰ ان کو کوثر چاہئے اور ان کو جنت چاہئے
- ۸۱ آئے نبی تولات و ٹھہل کو گرا دیا
- ۸۲ سارے فرشتے ہونگے وہاں دنگ دیکھنا
- ۸۳ یہ مدحت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
- ۸۵ درد آج رہ رہ کے اٹھ رہا ہے سینے میں
- ۸۶ صاحب جو دو کرم شاہ امم ہادی دیں
- ۸۸ میرے آقا کا یہ فرمان بہت پیارا ہے
- ۹۰ اس شہر مدینہ کی ہر شام نرالی ہے
- ۹۱ لیا ہے نام نبی جو دل سے نہ پوچھو کیسی خوشی ہوئی ہے
- ۹۲ جو کرتا ہوں میں نعت خوانی نبی کی
- ۹۳ مہر و مہرہ کیا ہیں جو آپ کی ذات ہے
- ۹۶ حال دل اپنا سنانے آئے ہیں
- ۹۷ نعت نبی کو ہم نے وظیفہ بنا لیا
- ۹۸ اب دل میں کوئی درد نہ رنج و الم رہا
- ۹۹ غلام مصطفیٰ بن کر جو اس دنیا سے جائیں گے
- ۱۰۰ غم نبی کی بدولت کبھی نہ آئے گی
- ۱۰۱ پیام حق کو سنانے کوئی نہ آئے گا
- ۱۰۲ شجر حضور ہیں حجر حضور ہیں
- ۱۰۳ سر حشر ہے ان کا نور آگے آگے
- ۱۰۴ ہر طرف پھیلا اجالا روشنی اچھی لگی
- ۱۰۵ جب سے سنی ہے میں نے حبیب خدا کی بات
- ۱۰۶ حضور ختم رسل فخر انبیاء کے سوا



- ۱۰۷ وہیں پہ عمر کا حصہ تمام ہو جائے
- ۱۰۸ بس ایک آرزو ہے دل بیقرار میں
- ۱۰۹ لب پہ ہو ذکرِ نبیؐ سینے میں قرآن رہے
- ۱۱۰ حسن مجسم نور کا پیکر اللہ اللہ اللہ
- ۱۱۱ چمن چمن کلی کلی
- ۱۱۵ ملیں گے ہم کو طیبہ میں وہ شاہ ہاشمی چلے
- ۱۱۶ امت کی اپنے دل میں محبت لئے ہوئے
- ۱۱۷ فرش زمیں سے عرش بریں تک مچ گیا شورے شور
- ۱۱۹ خاتم المرسلین آگئے
- ۱۲۰ یہ دل آپ کا ہے یہ جاں آپ کی ہے
- ۱۲۱ آپ کے در پہ آؤں میں
- ۱۲۳ سیم وزر، دولت، نہ کوئی مرتبہ لے جائے گا
- ۱۲۵ بخشش نہ ہوگی احمد مختار کے بغیر
- ۱۲۷ وہ جس کے سینے میں ایمان نہیں رہے بھائی
- ۱۲۸ جو آقا کریں گے کرم دھیرے دھیرے
- ۱۲۹ مجھ کو سرکار جب یاد آنے لگے
- ۱۳۰ ہم جام شرابِ عشقِ نبیؐ چھلکا چھلکا کے پی لیں گے
- ۱۳۱ دیکھو محبوب پروردگار آگئے
- ۱۳۳ نعتیہ قطعات
- ۱۳۳ رحمت کی بہاروں میں سرکار چمکتے ہیں
- ۱۳۴ ہے آرزو اک بار مدینہ کا سفر ہو
- ۱۳۴ رورو کے تڑپ کر یہی کہتا ہے مراد
- ۱۳۵ میں خواب سے بیدار ہوں اور تھوم رہا ہوں



۱۳۵

جو نبی کا غلام ہو جائے

۱۳۶

سر عقیدت سے میں جھکاتا ہوں

۱۳۶

دوستو! زندگی کی بات کرو

۱۳۷

پھیلی ہوئی زمانے میں شہرت نبی کی ہے

۱۳۷

ہر اہل حق کے لب پہ فسانہ نبی کا ہے

۱۳۸

بہلاتا ہے جو دل کو درود و سلام سے

۱۳۸

خلق اور پیار کی حکومت ہے

۱۳۹

دین حق کے اصول کی باتیں

۱۳۹

یہ تہ پوچھو کہ کیا ملا ہم کو

۱۴۰

منقبت

۱۴۰

لے لے کے نام شب میں جو سویا حسین کا

۱۴۱

مشہور ہے جہاں میں فسانہ حسین کا

۱۴۲

شیر خدا کی آنکھوں کے تارے حسین ہیں

۱۴۳

عشق حسین حاصل ایمان بن گیا

۱۴۴

نبی کے نواسے کا نام اللہ اللہ

۱۴۵

لبوں پہ آیتیں، نیزے پہ سر حسین کا ہے

۱۴۷

دشمن سے پانی مانگیں گوارا نہیں کیا

۱۴۸

کوئین دے سکے گانہ قیمت حسین کی

۱۴۹

وہ کر بلا کی زمیں پہ دیکھو فرشتے آنسو بہا رہے ہیں

۱۵۰

ہوں غلام ابن حیدر اوج پر تقدیر ہے

۱۵۱

لے کے چلو میں حقارت سے جو پھینکا پانی

۱۵۳

حیرت سے تکتے ہیں فرشتے نقشہ ہی کچھ ایسا ہے

۱۵۴

شجاعت علی اکبر نہیں خرید سکا

- ۱۵۶ جہاں میں صبر کا پیکر ملے تو لے آؤ
- ۱۵۷ عباس کا کردار ہے کردار کا پانی
- ۱۵۸ نبی کے نور نظر اور خوش خصال حسین
- ۱۵۸ لے لے کے نام شب میں جو سو یا حسینؑ کا
- ۱۵۸ اشقیا اپنے سر جھکائے ہیں
- ۱۵۹ اس واسطے ہماری ضرورت حسینؑ ہیں
- ۱۵۹ نام لکھنا نہ کام لکھنا ہے
- ۱۵۹ ایک بھی بچتے نہیں لشکرِ مکار کے ہاتھ
- ۱۶۰ یا غوث مدد کیجے مصیبت کی گھڑی ہے
- ۱۶۱ اعلیٰ ہے دربار ہمارے خواجہؑ کا
- ۱۶۲ پیرِ چیمبر کی دھرتی ہے، ولیوں کی ہے شان
- ۱۶۳ لڑنے باطل سے محمدؐ کے گھرانے نکلے
- ۱۶۵ علم و حکمت کا باب ہیں زینبؑ
- ۱۶۶ لبو بن کر ادھر ٹپکے چمن کی آنکھ سے آنسو
- ۱۶۷ یوں تھی وفا کی راہ بھی شمشیر کی طرح
- ۱۶۸ وہ شام شہادت بھی رورو کے ڈھلی ہوگی



## انتساب

اپنے وادہ موم شری رام شکل رام کے نام

جن کی بزرگانہ رہبری نے مجھے اس نیک کام کی تحریک دی

اور

اپنی وادہ محترمہ شریمتی دھن ورتی دیوی کے نام

جن کی دعاؤں کا سایہ میرے لیے باعث رحمت ہے

اور

اپنی شریک حیات شریمتی گنتی دیوی

اور

دختر نیک خیر (بیٹی) سنگتا کماری کے نام

جن کی خدمات و تقویٰ نے میرے جوش سے بلند کیے۔





## اپنی بات

عقیدت کے پھول میرے نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ میں نے غزل، نظم اور قطعہ کی ہیئت میں اپنے احساسات و جذبات کو نعت رسول پاکؐ کی شکل میں ڈھالا ہے۔ نعت گوئی ایک مبارک اور اہم فن ہے۔ اس میں وہ تمام شعری لوازمات پائے جاتے ہیں جن کا ادب متقاضی ہے۔ نعت پاک کہنا بھی ایک بڑی عبادت ہے۔

یہ مدحت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
سعادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
مرے لب پہ نعت محمدؐ کا آنا  
عبادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

علمی سطح پر بھی صف اول کے ادیبوں اور شاعروں نے صنف نعت کی اہمیت و افادیت کو تسلیم کیا ہے۔ ایک نعت گو شاعر جب نعت کہتا ہے تو ایک طرف وہ ادبی و شعری فریضہ بھی انجام دیتا ہے اور دوسری طرف روحانی تقاضوں کو بھی پورا کرتا ہے۔ کہہ سکتے ہیں کہ نعت گوئی ثواب دارین حاصل کرنے کا ایک مضبوط ذریعہ ہے۔

زباں میل نہیں ہوتی دہن میلا نہیں ہوتا  
نبیؐ کے نام لیوا کا سخن میلا نہیں ہوتا  
یہ نعت مستثنیٰ کا مجھ پہ فیض خاص ہے شکر  
مرے طرز سخن کا باطن میں میلا نہیں ہوتا

نعت پاک و منقبت کا یہ شعری مجموعہ منظر عام پر لاتے ہوئے اور آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مجھے دلی مسرت حاصل ہو رہی ہے کہ ایک ہی ساتھ دین اور دنیا دونوں کی خدمت کا شرف حاصل کر رہا ہوں یہ خود میرے لیے ایک بڑی سعادت مندی ہے کہ جس

یہ بات کہانی قلم کے بار بار اس وقت مہرِ مستی کی قلمی قہر سب نوادہ ہو کر رہی ہے۔  
 کے مصنف و پیدہ کار مقدس قلم کی حیرتیں مہرِ مستی کے مہرِ مستی کے مہرِ مستی کے  
 افسانہ کی زبان پر ہیں۔ یہ پاک ذات کی زبان پر ہیں، افسانہ کی زبان پر ہیں،  
 پاک کے ہاں شرف کی نسل کر رہا ہوں۔

یہ تحریر کی نثر کافی جدید و جبرِ رمان ہے۔ یہ نثر پیدائش کی قہر سب نوادہ (نثر) ہے  
 ہیں مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے  
 قلم کی زبان پر ہیں۔ یہ پاک ذات کی زبان پر ہیں، افسانہ کی زبان پر ہیں،  
 مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے  
 پاک کے ہاں شرف کی نسل کر رہا ہوں۔

یہ نثر کی نثر کافی جدید و جبرِ رمان ہے۔ یہ نثر پیدائش کی قہر سب نوادہ (نثر) ہے  
 ہیں مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے  
 قلم کی زبان پر ہیں۔ یہ پاک ذات کی زبان پر ہیں، افسانہ کی زبان پر ہیں،  
 مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے  
 پاک کے ہاں شرف کی نسل کر رہا ہوں۔

یہ نثر کی نثر کافی جدید و جبرِ رمان ہے۔ یہ نثر پیدائش کی قہر سب نوادہ (نثر) ہے  
 ہیں مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے  
 قلم کی زبان پر ہیں۔ یہ پاک ذات کی زبان پر ہیں، افسانہ کی زبان پر ہیں،  
 مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے مہرِ مستی کے اور اور تہہ دار ہے  
 پاک کے ہاں شرف کی نسل کر رہا ہوں۔



فوق میں نے جناب اجمل نقشبندی سے بھی فیض حاصل کیا۔ مشتاق ملکوی جیسے اہم شاعر سے بھی مجھے فیض حاصل ہوا۔ آکا شونی پنہ سے منسلک ہونے کے بعد مجھے اس مجموعے کی شاعت میں میر شریعت حضرت مولانا سید محمد رحمانی، پروفیسر طلحہ رضوی برق، سید شاہ شمیم نعمتی، پروفیسر سلیم اللہ خاں، ڈاکٹر اعجاز رسول، مولانا سید شاہ مشہود احمد قادری ندوی اور سید احمد رضا جیسے منفرد اور معتبر قلم کاروں کی معاونت اور شفقت حاصل ہوئی اور انہوں نے میرا حوصلہ بڑھایا۔ ڈاکٹر اعجاز رسول نے اس مجموعے کو ترتیب دینے میں، اردو سے ہندی میں منتقل کرنے میں اور پروفیسر ریڈنگ میں اپنا قیمتی تعاون دیا۔ ان تمام قلم کاروں، ادیبوں اور چاہنے والوں کا تہہ دل سے ممنون و مشکور ہوں۔

میں اس مجموعے کی شاعت کے سلسلے میں اپنی شریک حیات شریعتی کنتی دیوی اور اپنی بیٹی سلیتا ماری کی غیہ معمولی معاونت کو بھی فراموش نہیں کر سکتا کہ مختلف سطحوں پر ان کی مدد سے یہ مجموعہ منظر عام پر آ سکا۔ میرے بیٹے ارشد کمار اور کمار گورو اور بیٹیاں سہیتا، ارچنا اور کویتا کی کاوشیں بھی اس کی اشاعت میں قابل تسکین ہیں۔ اللہ انہیں اقبال مند بنائے۔ آمین! اخیر میں میں ان تمام حضرات کا شکر یہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے وقت فوقتاً اس مجموعے کی اشاعت میں میری مدد کی اور مجھے مفید مشوروں سے نوازا۔ اس مجموعے کے حلق سے میں وہ دبانہ عرض کرتا ہوں کہ اہل نظر قارئین کے قیمتی مشوروں کا ہمیشہ ممنون رہوں گا اور مستقبل میں ان مشوروں پر عمل کروں گا۔

آپ کا  
شکر کیموری





## پیش گفتار

حضرت مولانا محمد ولی رحمانی  
امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جہار کھنڈ  
سجادہ نشین خاندان رحمانی، مونگیر

شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کائنات کے لیے ابر رحمت ہے، اور آپ سے عقیدت و محبت کسی فرقہ، طبقہ اور عقیدہ کے دائرہ کو قبول نہیں کرتی، ہر طبقہ اور فرقہ میں آپ سے عقیدہ و محبت رکھنے والے موجود ہیں اور اسے اپنے لیے فخر اور اعزاز کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ زبان و ادب کے رسیا اور احساسات کو شعری قالب میں ڈھالنے والے شعراء کرام میں خاصی تعداد ان لوگوں کی ہے جو شعر کا نذرانہ اور نعت کا تحفہ پیش کرتے رہتے ہیں، اور اپنی فکری کاوش کو شعری قالب میں ڈھالتے رہے ہیں، نعت کے میدان میں زبان و ادب نے بڑے اونچے نمونے پیش کیے ہیں، جو عقیدت و محبت کا شہکار اور زبان و ادب کا بیش بہا نمونہ ہیں۔

علامہ اقبالؒ نے اپنی فکری بندی کو جب عقیدت و ارادت کے سانچے میں ڈھالا، شعر کہا اور ایک بہت کمزور حدیث سے استدلال کیا تو اغاظ کا یہ تاج بکس بنا:  
قد بے سایہ تیرا ختم رسالت کی دلیل  
یعنی تجھ سا نہیں کوئی، پیچھے ترے آنے والا

جب یہ کیفیت حضرت کرشن بہاری نور پرھاری ہوئی تو نعت اور اشعار کا ایک دبستان تیار ہو گیا، اور انہوں نے ایسے اشعار کہے:

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا  
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

وہ صرف اعتیہ اشعار نہیں کہتے تھے، اسے مبادت کہتے تھے، اور وقت کہتے وقت نہ تھوڑا تیار ہوتا، چرطیع آزمائی کرتے تھے۔ یہی نہیں دوست سنانے میں بھی محتاط تھے۔ ایک مشاعرہ پورہ تھا، انہوں نے اپنی مشہور غزل اپنے مخصوص باب میں سنانی۔

زندگی سے بڑی سزا ہی نہیں  
اور کیا جرم ہے پتہ ہی نہیں  
چچ گھٹے یا بڑھے تو سچ نہ رہے  
حبوت کی کوئی انتہا ہی نہیں  
اپنی رچناؤں میں وہ زندہ ہے  
نور سنسار سے گیا ہی نہیں

وہ مشاعرہ دہلی، ان کے اشعار اور پڑھنے کا انداز دونوں بہت خوب تھے، مہینے کی کمال کردہ، اس مہینے کے مجمع سے آوارہ بند ہوئی، نور بھائی ایک نعت تھی، حضرت رشی بھاری نور نے، دونوں ہاتھ کان پر دھر کے، فرمایا، بھائی! میں بھی اس وقت نہیں من کہتے تھیں، میں نے موقف کیا۔

اسی سال میں ایک رشی کی مسرت شریعہ بھاری کا نعتیہ کار تھی ہے، انہوں نے زبان و ادب کی حد تک اس وقت پاپ سے بچنے میں، ساتھیوں کی دشتی کے در بڑی کامیاب دشتی ہے اور ان کا یہ مجموعہ عتیدت کے چہالہ پیش نظر ہے، آپ بھی زیارت کیجئے، مطالعہ کے ذمہ داروں اور روح و جہالت کے۔ حضرت شکر کا مجموعہ عتیدت کے چہالہ پڑھ جائیے، بہت سی جدہ سادگی و پرتاری، بے خودی و خوشیاری کے خوب سے خوب ناموں سے جاتے ہیں، آپ کے قلب و نظر و آسودگی ملتی جائے گی اور ان کی جدہ محسوس ہوگا۔ رشید من دل کی شد کہ جائیں جا ست۔

حضرت شکر عقیدت کی زبان اور محبت کا انداز بیان رکھتے ہیں، ان کی زبان پیچیدگی اور ژویدگی سے پاک ہے، زبان بڑی آسان، بیان کا انداز سادہ ہے۔ مگر دل کو چھو لیتے والا۔

ذرا نمونے دیکھئے:

دل مجبور کو ڈستی ہے شام غم کی تنہائی  
نئی کی یاد تڑپتائے تو طیبہ یاد آتا ہے  
وہ حائف کے لوگوں کا برسانا پتھر  
لبو میں ہے ڈوبی کہانی نئی کی  
منتظر کل انبیاء تھے مقتدی کے طور پر  
وہ امام الانبیا کی تھی پذیرائی کہ بس!  
بہت دور ہوں میں در مصطفیٰ سے  
یہی غم خدا کی قسم ہو رہا ہے  
میرے پیارے نئی سے درس پا کر  
گنہگاروں کے بھی کردار چمکے  
بس ہے گنبد خضرا نظر میں  
نئی کا عشق ہے قلب و جگر میں  
قیامت پر جسے ایمان ہے شکر  
تجلی آپ کی ہے اس بشر میں  
آپ کی چشم کرم کا ہے یہ ادنیٰ معجزہ  
جس بیباں پر نظر ڈالی گلستاں کر دیا



خدا کا فضل اور آقا کی رحمت ہوتی ہے جن پر  
 حد کی خاک سے ان کا کفن میا نہیں ہوتا  
 بے خبر خود سے ہے عشق احمد میں جو  
 اے خدا وہ دیوانہ سلامت رہے  
 سر عقیدت جتنا رہے ہیں وفا کے جد نہ رہے ہیں  
 تحییب اپنا عروج پر ہے کہ ہم مدینہ و جبارت میں  
 خدا یا تجھ سے بھی اتنا ہے شکر کن  
 مدینہ جانے کا پتہ تھی مگر جا  
 اسان سے جو ہیں کے ہم آپ کا حضور  
 معراج میں کے غم امت سے ہونے  
 یوں کی کو ڈھونڈت ہو رہمانی کے یہ  
 تم و منوں پر نبی کا نقش پاک ہے کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 پڑھو (تَحِلَّ لَهُمُ الطَّيِّبُ وَ يُحْرَمَ عَلَيْهِمُ الْحَمَائِلُ) و ثمری  
 سانچہ میں ڈھالا ہے:

وہی شریعت وہی طہریت، جو بات نئی بنی کے منجھتے  
 وہ جس کو بدیں حال لکھو، وہ جس کو بدیں حرام لکھو،  
 ایسے اہل ممتنع کی نمائندگی کرنے والے تحریک شیعہ رجحانی اس مجموعہ میں مل جاتے ہیں:  
 میں یہ نہیں جانتا کہ خزینہ مجھے دے دو  
 تم سارا جہاں کے و مدینہ مجھے دے دو

کون کہتا ہے کہ مجھ کو مال و دولت چاہئے  
 ساقی کوثر کی بس چشم عنایت چاہئے  
 یہ دونوں اشعار ادب عالی کا نمونہ ہیں اور تقریباً اس شعر کے ہم پلہ ہیں:  
 وہ تو یوں کہئے کہ میں تھا جو پریشاں نہ ہوا  
 ورنہ کیا کیا میری بربادی کا ساماں نہ ہوا  
 حضرت شکر کیموری نے چھوٹی بحر میں ایسے بولتے ہوئے اشعار بھی کہے ہیں:

نبی پاک مصطفیٰ  
 لقب ہے جن کا مجتبیٰ  
 حسین و پیکر وفا  
 ہے کون ان سا دوسرا  
 ہیں دین حق کے رہنما  
 خدا بھی جن پہ ہے فدا  
 یہی ہیں آخری نبی

نبی نبی نبی

اور خود شکر کیموری کا، جس میں کیا ہے؟ اسے کسی اور سے نہیں، انہیں سے سنئے:

نعت خوانی مصطفیٰ کی اور شکر کی زبان  
 سوئے یہ کیا ہوا اور سوئے رہ جائے

جس کے نتیجہ میں شکر کے کلام میں سدھار اور نکھر پیدا ہوتا چلا گیا، اس حقیقت کا اظہار وہ  
 دو مصرعوں میں کرتے ہیں:

یہ نعمت مصطفیٰ کا مجھ پر فیض خاص ہے شکر  
میرے طرز سخن کا بائیں میا! نہیں ہوتا

شکر بیماری کا طرہ منہ، نظر کو اپنی طرف کھینچتا ہے، رقبہ رقبہ پر ہزار اثر آتا ہے، ان  
کے مجموعہ تقیدات کے چوں کو پڑے اور پڑتے جائیں



## مقدمہ

سید شاہ شمیم الدین احمد منجمی  
سجادہ نشین خانقاہ منجمیہ  
میتن گھاٹ، پٹنہ-۸ (بہار)

اللہ رب العالمین اور رسول اللہ رحمۃ اللعالمین پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔ اللہ سب کا رب ہے اور سب اس کے بندے۔ اللہ کے رسول ﷺ ہر عام کے لیے رحمت ہیں اور سب ان کی رحمت کے حقدار۔ اسی لیے دروازہ حمد و نعت بھی سب کے لیے کھلا ہوا ہے۔ اسی طرح زندہ زبان کی پہچان یہ ہے اس پر کسی خاص علاقہ، کسی خاص ذات یا کسی خاص مذہب کی مہر نہیں لگنی چاہیے۔ اگر ایسی کوئی پابندی عائد ہوگئی تو یہ قید زبان کے لیے قفس اور زہر بن جائے گی اور وہ زبان، زبانوں کے قبرستان میں دفن ہو جائے گی۔

جناب شکر کی موری کے حمد یہ نعتیہ اشعار اور مناقب کا یہ اردو مجموعہ قابل صد ستائش ہے۔ شکر کا یہ مجموعہ مذہبی و لسانی اجارہ داری اور تنگ نظری کے لیے عرۃ انقذاب ہے ساتھ ہی ساتھ روشن خیالی اور توسیع کا ایک سنگ میل بھی، مشترکہ تہذیب اور گنگا جمنی ثقافت کا آئینہ دار بھی۔ شکر عوامی شاعر ہیں اور مشاعرے ان کا میدان ہیں۔ اس لیے ان کی شاعری عام فہم ہے۔ الفاظ سہل اور پیرایہ بیان دلنشین ہے، شکر کی عقیدت میں پیچ و خم نہیں ہے جو بے سوچے جذبات کی ترسیل کے لیے شکر کا میاب تجربے کے حامل ہیں۔ خود کہتے ہیں۔

ہر ایک کو دیتا ہے یہ درس محبت کا

شکر کے دیپاروں میں سرکار نپستے ہیں

ہندوستان میں اسلام اور مسلمان صوفیائے کرام کے مومن منت ہیں۔

انہوں نے اپنی خاندانوں کے دروازے سب کے لیے کھولے یہ رب العالمین کی

وہابی کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی اور رحمتہ اللعالمین کی خانی وقوف و رخصتوں سے

ثابت کرنے کی سعی کی چنانچہ ان کی مجلسوں میں شریعت کا یہ نام نہ ہو کہ شکر فرماتے ہیں۔

جب سے سنی بے میں نے حبیب خدا کی بات

دل میں ترن بنے مے مستحق کی بات

وردے میں معافی جیبت کی بات ترن بنے نتیجہ تے ہے۔

شکر کا دل بھی نور سے پر نور ہو گیا

کرنے لگا ہے جب سے شہ انبیا کی بات

سکھنے والے مسلمانوں کے لیے یہ بات کی جہاں سے وہی نے وہی پر فضا میں شہرت

پرستار کے لیے یہ بات کی جہاں سے وہی نے وہی پر فضا میں شہرت

جائے جیسا ہے۔ دنیا پر شکر کے شعرا میں، تعجب سے یہ بات نہ ہو کہ تھی، شیخ اور وہ مسورت

اشارے کرتے ہیں۔

آئے حدیبیہ میں یہ انصار سوچ کر

سرکار سے کریں گے وہ عہد وفا کی بات

چاند کو ٹکڑے کر کے دکھایا، کنکریوں کو کلمہ پڑھایا

معجزے یہ اللہ اکبر اللہ اللہ اللہ اللہ

وہ بیت المقدس میں نبیوں کے آگے  
امامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
مکتے میں جب بچہ لینے آئیں حلیمہ دائی  
نکوئی بچہ جب نہ ملے تو دل کی کلی مرجھائی

آمنہ بولیں دائی حلیمہ لے لو للنامور  
نبیؐ جی آئے بھورے بھور

یہ مکتہ یہ طیبہ یہ ہجرت یہ سیرت  
زبان ہے مری داستاں آپ کی ہے

وہ طائف کے لوگوں کا برسانا پتھر  
لہو میں ہے ڈوبی کہانی نبیؐ کی

صحبت نے شکر کو اسلامی عقائد سے خوب آشنائی بخشی ہے اور اس کی عکاسی بھی ان کی  
شاعری میں جا بجا نمایاں ہے ملاحظہ ہو:

وہی شریعت وہی حقیقت جو بات بھی نبیؐ کے منہ سے  
”وہ جس و کہہ دیں حال محمدؐ“ جس و کہہ دیں حرم محمدؐ

کریں غیب دانی پہ اب ہم بحث کیوں  
ہے رب کی عطا غیب دانی نبیؐ کی



یہ مرتبے، فضیلتیں، حضور کی یہ نعمتیں  
ہے زیرِ زیرِ بولہب زیرِ زیرِ حضور ہیں

گڑھ جہنمی تہذیب کے، حوال میں پرمان چڑھتی تختیہ راقی کی جھلک بھی شکر سے یہاں  
دیکھنے کو ہوتی ہے۔

بھئی آموں کے، بچے بچے پرمان کی راقوں میں  
چپیا، 'لی کہاں' گائے تو طیبہ یاد آتا ہے  
شکرِ مہر کی زبان سے نعت سن کر اور ان کے مجموعہ نعت کو، یہ نعت یہ تہذیب  
اسے شکر کے یہ مقطع ضرور پڑھنے چاہئیں

تیری مجال کیا ہے شکر جو نعت کہہ لے  
تیری زباں سے ان کا فیضان بولتا ہے

من نعمتہ کی یہ نعت تہذیب سے روزناموں میں  
سے سب سے پہلے اس نعت کو شکر سے

نعت گوئی مسیحا کی اور شکر کی زباں  
سچے یہ یہ خود اور سچے یہ وہ جاگتے

## استقبال

پروفیسر علیم اللہ حالی

یوں تو غزلیہ شاعری بذات خود محبت کے بے پناہ جذبہ کی عکاس اور ترجمان ہوتی ہے، لیکن جب یہ محبت موانست مادی ملکت سے اوپر اٹھ جاتی ہے اور حد درجہ ظاہر، پاکیزہ اور مصفی ہو جاتی ہے تو روحانی اور ادبی جذبات کی حامل ہو جاتی ہے۔ شاعری مادی اور جسمانی تقاضوں سے جس قدر بلند تر ہوتی جاتی ہے اسی قدر درجات میں بلند ہو جاتی ہے۔ جب عشق کا بند بے اختیار شوق احتیاجات اور دنیاوی تقاضوں سے ماورا ہو جاتا ہے تو روحانی سرحدوں میں داخل ہونے لگتا ہے۔ نعتیہ شاعری اس کی سب سے زیادہ تابندہ مثال ہے۔ اس لیے کہ یہاں روئے سخن ایک آئینہ دل اور سب مثال ذات کی طرف ہو جاتا ہے۔ فن لطیف اپنے عروج و مدد کے سفر میں اس مرکز کا متلاشی ہوتا ہے جو حسن اور خیر کا منتہی ہوتا ہے، جہاں بشری اوصاف اور الہوی صفات یکجا ہونے لگتے ہیں۔ شاعری کو اس احساس و تصور سے قریب کرنے کے لیے نعت سے بہتر کوئی صنف نہیں ہو سکتی چنانچہ شعری اظہار کے ترفع و تطہیر کے لیے مذہب کے دھارے سے نکل کر متعدد ذیلی شعور اور احساس غیر مسلم شعرا نے نعت گوئی کا سہارا لیا ہے۔ ان میں سے بہت سے شعرا نے نعتیہ شاعری کے ایسے انمول نمونے پیش کیے ہیں جہاں صاحب ایمان شعرا کی ایک بڑی تعداد بھی پس پشت چلی جاتی ہے۔ دراصل یہ سارا معاملہ محبت میں انہماک اور استغراق کا

ہے۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ رسومِ آرمیٹسٹش و فائٹ اقدس میں انجذاب کی ترقی شعوری و شش کا وقت سے زیادہ فیضانِ امن کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

شمر کی موری و خدیہ شامی کے محبوبے "مقیدیت کے چہل" کا منہ بھر کے نکتہ چہرہ ریاضیہ سے اس سے نہیں ہونی کہ تحقیقی و عینت مبدیہ لیا ش سے حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت کا قبیل و عتداف شمعوں میں ہی وقت ہوتا ہے جب مضمون احساس کی مٹاؤں تک پہنچ جاتا ہے۔ رسومِ آرمیٹسٹش و فائٹ اقدس کے شمر کی وہاں مقیدیت نے ان سے ہر تکنیکی فن پارے کے طور پر ان کے اپنی مقام و مرتبہ کا تعین کر دیا ہے۔ ہر عام سوال کا نہیں بلکہ اعلیٰ نہیں بلکہ اعلیٰ ترین پر اسے جذبات کی عینت تین بیانیات کے مجموعہ ہیں۔ یہ سب سے بڑی نمایاں بات یہ ہے کہ شمر کے یہاں شعاری اور شعری تمام نشانوں کے ساتھ ایک میل ٹھہر جاتا ہے۔ ہر وہی ہتھ پون سب سے ہر وہی بات پر باتیں رکھتے ہیں کہ

زباں میلی نہیں ہوتی، دہن میلا نہیں ہوتا

نبی کے نام لیوا کا، سخن میلا نہیں ہوتا

وہ تحقیقی شمر کے ہمارے ہیں وہی ایک ساف و شفاف و درخشاں ہے۔ ان کے ہر کلام سے مراد ہوتی ہے۔ ان کی یہ شمر و شاعرانہ ساف و شاعرانہ بیانی اور وہی آپ کے یہ وجہ تشریح بن جاتا ہے۔ ان کے یہاں مضمون سے متعلق بیانیات کی پختگی میں تسلسل و توالی کا مدد رہا ہے۔ یہ شمر اور شاعرانہ شمر کے معنوی و مضمونی کلام ہے۔ یہ شمر و شاعرانہ شمر کی Continuity کی وجہ سے مضمون میں جامعیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ ہر جذبہ کی روئی و تقویت پہنچاتی ہے۔ شمر کی یہ مدینہ کے مندرجہ ذیل



اشعر کا باہمی ربط میرے اس کلیے کی تائید کرتا ہے۔ شکر کیموری کہتے ہیں۔

اس شہر مدینہ کی ہر شام نرالی ہے  
مسجد کی فضاؤں میں آواز بلالی ہے

کشکول لیے دیکھا سرکار کے کوچے میں  
جو شاہ زمانہ تھا وہ ایک سوالی ہے

محبوب خدا کیجئے مفلس پہ کرم اب کے  
کب سے ہوں کھڑا در پر دامن مرا خالی ہے

شکر کیموری کی تخلیقی بنرمندی کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی منظومات کے عنوانات بھی نہایت دلکش اور جاذب نظر مقرر کیے ہیں۔ اکثر و بیشتر نظم میں قافیے اور ردیف کی رعایت سے عنوانات متعین کر کے شکر نے ایک مخصوص تخلیقی روش کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ ان کے عنوانات مثلاً ”مصیبت کبھی نہ آئے گی“ ”کوئی نہ آئے گا“ ”جدھر جدھر حضور ہیں“ ”حضور آگے آگے“ ”دلکشی اچھی لگی“ ”مہمان ضروری ہے“ ”حکمرانی نبی کی“ ”معتبر زندگی ہوئی ہے“ اور اسی طرح کے دوسرے عنوانات متعلقہ منظومات کی تخلیقی جودت کو بلند تر بناتے ہیں۔ اس تکنیک کی وجہ سے شکر کی منظومات میں اثر انگیزی اور نفس کی زیریں لہروں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

میں شکر کیموری کی ان منظومات کا انتہائی انداز سے تجزیہ کرنا نہیں چاہتا۔ بلاشبہ ایسے تجزیوں سے کلام کی وہ خوبیاں بھی سامنے آجاتی ہیں، جو مہطور پر سرسری مطالعے کے

دورانِ سامنے نہیں آتیں، یکن شہر کی س فوٹ کی شاعری میں، اپنی تجویزات سے جاری تھی  
 سے اور بند تر تھی۔ یہاں محویت اور مدیت کا بڑا دور تھا۔ یہاں سارے مہم جوئی  
 محسوسات کی وجدانی خدا بہم دہر ہوتی نظر آتی ہے۔ یہاں جذبات کا مہم جوئی  
 کے اندر ایک تو ظہر پیدا کرتا ہے۔ میں شہر کی شاعری دوران کے جذبات محسوسات دوران کی  
 سب پناہ قوت خیرات متاثر ہوں ان کے مجھ سے "عتیدت کے پتوں" کا سیم قلوب کے  
 ساتھ استقبال کرتا ہوں۔



## حرفے چند

### ڈاکٹر طلحہ رضوی برق

اللہ کی حمد و ثنا اور اس کے پیارے رسولؐ پر درود و سلام بڑے بڑوں کی سنت ہے لہذا حمد و نعت کہنا اور لکھنا عین عبادت و سعادت ہے۔ اہل دانش و دانش نے خدا کے بعد اس کے محبوب کا ہی مرتبہ جانا اور سمجھا ہے۔ بعد از خدا بزرگ تو فی قصہ مختصر۔

پیش نظر مجموعہ نعت کا نام ہی خوبصورت اور دل نشیں ہے۔ یہ رحمت للعالمین کی شان میں لکھی گئی نعتوں کا حسین گلدستہ ہے۔ اس کے مصنف جناب شکر کیموری ایک غیر مسم شاعر ہیں جنہوں نے پیغمبر اسلام کے لیے اپنی گہری عقیدت و محبت کا بے محابہ اظہار کیا ہے۔ عقیدت کا تعلق دل سے ہے۔ دل جو اخلاص و محبت کا گہوارہ ہے۔ ایک صاف و شفاف آئینہ جس میں محبوب کی تصویر منعکس ہوتی ہے۔ شکر کیموری صوبہ بہار کی تاریخی جگہ بھبھوا کے رہنے والے ہیں۔ کیمور کی پہاڑی سرزمین کے تعلق سے ان کے اشعار میں اس کو ہستانی وادی سے ملنے والے سرد و شیریں آبشار کی شیرینیت و ترنم ہے شکر محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نعت کہتے ہیں تو ان کی محبت و عقیدت و جذبات وہی آبشاری حسن و جمال لیے آشکار ہوتے ہیں۔ جو ان فکر شاعر شکر کیموری عروض و بیان کے استاد ہیں یا نہیں اس سے قطعاً الگ ان کی نعتیہ شاعری رواں دواں، سہل عام فہم اور دلکش زبان کا نمونہ ہے۔ انہیں پیغمبر اسلام کی شخصیت و کردار سے بے پناہ محبت ہے جس نے انہیں جذبہ عشق کی سرشاری عطا کی ہے۔ ان کی فطری و وحشی موزونی طبع نے انہیں نعت رسول مکرم کے پرکھنے والے اشعار کا بڑا اثاثہ

دیسا ہے مجھ کو مسکن مراں میں روز فزون اخلاقی ہے۔  
 جب ناکر نبی ہوتا ہے اس وقت اسے شکر کیا کہ  
 دل جہاں سے جس رو بہا تا ہے ارمان کی خوشبو آتی ہے۔  
 ”عقیدت کے پھول“ کا مقصد یہ حساس پیدا کرتا ہے کہ شکر و خوش نصیب میں کتنی  
 قدرت ہے یہ نعمت و ایات کی ہے جو ہم کو دناؤں کا حسرتیں۔ شکر اپنے دل کے حسوسات  
 و ارادات کو موثر انداز میں پیش کرنے پر قادر ہیں۔ وہ جب اپنی مژدہ آوازیں اُتار  
 اشیاء پر پڑتے ہیں تو سامع اس پر ریف و مسم میں صوابا تاتے۔ یہ قدرت کی بڑی آیت ہے اور  
 محبت رسول کا فیضان۔

”عقیدت کے پھول“ کی منتخب فقرات کا دو سیمین کلمہ رتے کے بقامت فتنہ مر  
 ایات و استہانت بہت کہا جاتا ہے۔ اس کا ہر مل نعمت اپنی خوش رہی و خوش آئنی میں دیدہ و دل شہار  
 ہے اس قدر نہ، یہ چلتی رہوں اور کہ نہیں۔ تاہم چند اشیاء رمیہ کے معروضات کی تصدیق  
 کریں گے ملاحظہ ہوں۔

وہ میں لے کے حلیمہ نے یہی فرمایا  
 رمل پر بولتا قرآن بڑا پیارا ہے

یہ جو نام نہی تو دل سے نہ بچے کسی خوشی مولیٰ ہے  
 اندیز کے حرائق یہ جو ہے وہ اس طرف رہاں مولیٰ ہے

مختصر رمل نمیا تھے مستعدی کے طور پر  
 وہ اہم انبیاء کی تھی پذیرائی کہ جس  
 سیم و زر تمان و حکومت وراثت شہت چاہیے  
 ساقی کوثر کی ہنس بچہ عنایت چاہیے  
 میرے نبی کی مجھ پہ نوازش تو دیکھئے  
 شکر کو نعمت کہنے کا یہ نوصد دیا



مجھے بچہ مسرت ہے کہ ”اردو کونسل ہند“ کی ایک باوقر کل ہند کانفرنس منعقدہ یکم مارچ ۲۰۱۵ء میں ریاست میزورم کے گورنر ڈاکٹر عزیز قریشی کے دست مبارک سے جناب شکر کیموری کو شاہد مشتاق احمد ایوارڈ عطا کیا گیا۔ پٹنہ کے اردو اخبارات نے انکا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے ان الفاظ میں تہنیت پیش کی ہے:

”شکر کیموری صاحب فکر و نظر کے حامل کلاسیکل طرز کے ایک معروف اور مقبول شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی قومی یکجہتی اور لسانی اخوت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہ اردو اور ہندی دونوں حصوں میں یکساں مقبول و معروف ہیں۔ شکر کیموری کی زبان بڑی شستہ رواں سہل اور شائستہ ہے۔ انہیں فکر کی ترسیل کا ہنر اور سلیقہ معلوم ہے۔ نعت نبی ﷺ کہنے میں انہیں خاص ملکہ اور انفرادیت حاصل ہے۔ ”عقیدت کے پھول“ کے نام سے ان کی نعتوں کا ایک مجموعہ زیر طبع ہے۔ اردو کونسل ہند نے شعر، سخن کے حوالے سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور لسانی اخوت کے فروغ میں اہم کردار ادا کرنے کے سلسلے میں شکر کیموری کو شاہد مشتاق احمد ایوارڈ پیش کیا ہے۔“

(روزنامہ پندار صفحہ ۲ مورخہ یکم مارچ ۲۰۱۵ء)

میں جناب شکر کیموری کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ وہ اپنے نعتیہ سرمائے میں مزید اضافہ فرماتے رہیں اور انہیں وہ مقام حاصل ہو کہ زمانہ بھمانہ کے فرشتہ امداد لکھ رہے ہو تو مجھ پہ اتنا کرم بھی کر دو غلام کا بھی غلام لکھ دو کہیں پہ شکر کا نام لکھ دو



## اظہار خیال

پروفیسر اعجاز علی ارشد  
وائس چانسلر، مولانا مظہر الحق  
عربی و فارسی یونیورسٹی، پٹنہ

مذہبی شخصیت نے تاریخ کے ہر دور میں دنیا کے ہر گوشہ و گوشہ کو متاثر کیا ہے۔ ان میں سے کچھ لوگوں کے مذہب کے ماننے والے بھی اپنی تعداد میں کمی ہیں۔ اُن کی بات کو سامنے رکھ کر یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ کون سے دوروں میں ایک ایسی ہیئت میں نمودار ہوئے ہیں جو اپنی اپنی سبب سے ہر دور کی زندگی میں نمایاں ہیں۔ کئی پروردگار کے اور کئی پروردگار کے ہیں۔ اس لیے ان کا تواتر کے ساتھ بیان ضروری ہے۔ اگر یہ بہت مشکل ہے کہ تمام مذاہب کی تفصیلات کو غور سے سمجھنا ضروری ہے، تو کم از کم یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ان مذاہب کی منت اور عزائم کیا ہیں۔ اس اعتبار سے شکر گاہ پوری کا نظریہ ضرور دیکھنا چاہیے کہ نبیوں نے عہد نبوت کی تمام تر روایتوں کو نظر میں رکھ کر اشعار کے ہیں اور تعلیمات کو پیش کی صورت میں نہیں بلکہ منظم رسالوں کی شکل اور شہادت کے رتبہ میں لکھی ہے۔

شکر گاہ پوری کے نظریہ کا مرکزی دو تہیں اور خوبوں نے مجھ سے متاثر کیا۔ ایک تو وہ مذہب است اور دوسری جو مشق سخن سے زیادہ موزونی صبیح اور خلوص اظہار کی مرہون منت ہوئی ہے۔ اور کچھ تسلسل فکر جو نواز گولی کی کثرت کے سبب اردو شاعری میں کمیاب ہے۔ اس کا

اس کے سبب کلام خوبصورت بھی ہوتا ہے اور تادیر اثرات کا حامل بھی۔ میں ان دونوں نکات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا مگر فی زمانہ ان کو اردو شاعری کی عوامی مقبولیت کے لیے اہم سمجھتا ہوں۔

آخر میں بس دو جملے اور، ان دنوں ایسا بہت کم ہو رہا ہے کہ کوئی کتاب مجھے بیک نظر پیش لفظ یا مقدمہ لکھنے کی دعوت دے۔ مگر پیش نظر مسودے کے ساتھ کچھ ایسا ہی ہوا۔ ممکن ہے اس کا سبب رسول عربی کے ساتھ شکر کی عقیدت کے ساتھ ساتھ خود میری بھی عقیدت ہو۔ اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ شکر کے جذبوں میں صداقت اور طرز اظہار میں طافت کی کمی نہیں۔ میں مثلیں جان بوجھ کر نہیں دے رہا ہوں چونکہ اس طرح مجھے شکر کا نصف سے زیادہ کلام نقل کرنا پڑے گا۔ مگر دعا گو ضرور ہوں کہ رسولؐ سے عقیدت شکر کے لیے پیچن اور میرے لیے مغفرت کا سامان بن جائے۔



عقیدت کے پھول

خاندانِ نبوت کے قدموں میں

شکرِ محمودی



حمد

## حمد

جست سورج چاند تارے سب کام کا مالک اللہ ہے  
چنچل موجیں دونوں کنارے سب کام کا مالک اللہ ہے

کان گناہیں مست ہوئیں آتے جاتے یہ موسم  
سپریوں کی آواز سہنی چوں کے کاہوں پر شبنم  
میری نثر زمین نثار ہے سب کا مالک اللہ ہے

مالک ہے وہ اس دھرتی کا مالک ہے ہزاروں کا  
رکے مناجاد دیکھ چکے ہیں ہم قرآن کے پاروں کا  
میرے سینے خوب تبار ہے سب کام کا مالک اللہ ہے

میں دیکھ رہا ہوں اس نفس کی دوری جسم کے اندر الہیہ  
مزارہ قلمرو ہوتے اللہ اللہ اللہ اللہ  
کتا پرت بانٹیں پہرے سب کا مالک اللہ ہے

بہرا سمندر زور طوفان ہونے لگا اور باد صب  
شکر سب کو کرتے دیکھ اپنے خدا کی تسدہ شت  
راجہ ہو یا ہوں بخارے سب کا مالک اللہ ہے

نعت

O

بان جنّت سے حسین کوئے نبی ہے شہنشاہ  
ہر طرف نور کی چاندنی تھی ہے شہنشاہ

یہ زمیں ہو کہ فلک یا کہ ستاروں کی سبھا  
صدقے میں شاہ مدینہ کے تھی ہے شہنشاہ

ہم نے نہ کار کے رخسے پہ جو وہ دست پائی  
جس قدر سحر چھوئی اتنی برکتی ہے شہنشاہ

جسم میرے سب یہاں میں بھی یہاں ہوں سیکھن  
روان تو میری مدد میں مسیحا ہی ہے شہنشاہ

ہم نے نہ کاروں کے دامن میں امید بخشش  
سب شہنشاہ دعا کے ہی ہے شہنشاہ

عشق سرکار کا انہی رجو غلوں میں کیا  
لوگ کہتے ہیں یہی نعمت نبی ہے شہنشاہ



O

اٹھ و ہاتھوں میں جب قلم تم درود لکھ دو سلام لکھ دو  
 حسیں گلابوں کی پستیوں پر ادب سے آفت کا نام لکھ دو  
 ہے عرش ان کا مفت م لکھ دو نبی کو خیر ال نام لکھ دو  
 جو ان کی سیرت کی بات آئے تو بس خدا کا کلام لکھ دو  
 وہی شریعت وہی حقیقت جو بات نکلی نبی کے منہ سے  
 وہ جس کو کہہ دیں حلال لکھ دو، وہ جس کو کہہ دیں حرام لکھ دو  
 اے کر بلا کے حسیں مسافر تمہاری تشنہ لبی کی حنا طر  
 کھڑی ہیں جنت کی ساری حوریں لئے ہیں کبیر کا حجام لکھ دو  
 لے لکھنے والے یہ ہے نذرش کہ ہم ہیں چھوٹے بڑی ہے خواہش  
 ہماری خاطر بھی شہر طیب میں کچھ دنوں کا قیام لکھ دو  
 فرشتو! عمل لکھ رہے ہو تو مجھ پہ اتنا کرم بھی کر دو  
 غلام کا بھی غلام لکھ دو کہیں پہ شکر کا نام لکھ دو

○

چمن میں فصل گل آئے تو حبیہ یاد آتا ہے  
 صبا خوشبو لے لے تو حبیہ یاد آتا ہے  
 کبھی تموں کے اپنے پیڑ پر سمن کی رگوں میں  
 بیٹھا اپنی کہاں کا لے تو حبیہ یاد آتا ہے  
 لے ہمراہ اپنے سبز کنبہ کا حسیں حبیب  
 مدینہ کے کوئی آئے تو طیب یاد آتا ہے  
 سپہن میں مسکراتے تھل تھلاتے پھول کے کر  
 کوئی تھلی اپنے حب لے تو طیب یاد آتا ہے  
 ہاں مجبور کو دستی ہے شام غم کی تہائی  
 لی کی یاد ترقپے تو طیب یاد آتا ہے  
 قہقہے پر جب لے لے لے ات جیوں کی مہ کاٹل  
 زمیں پر نور ہے تو طیب یاد آتا ہے  
 کبھی نعت رس پاک کی پر نور محفل میں  
 کوئی شہنشاہ کو ہوا تو طیب یاد آتا ہے

O

میرے لبوں سے ذکر نبی کا کل بھی ہوتا اور آج بھی ہے  
 کعبہ دل میں ان کا جلوہ کل بھی ہوتا اور آج بھی ہے  
 بعد خدا بس ان کا رتبہ کل بھی ہوتا اور آج بھی ہے  
 ذکر محمدؐ سب سے پیارا کل بھی ہوتا اور آج بھی ہے  
 دشمن آفتا کا سر نیچا کل بھی ہوتا اور آج بھی ہے  
 نام نبی کا پرچم اونچا کل بھی ہوتا اور آج بھی ہے  
 روزِ ازل سے روزِ ابد تک آپ کی شہرت ہر جانب  
 قریہ قریہ آپ کا پرچہ کل بھی ہوتا اور آج بھی ہے

کوئی پاسبان پتھر بھی ہو، دھیرے دھیرے مسیں نہ لائیں  
 اپنے نبی سے میرا سہاگل بھی بہت ادا رہا ہے  
 عشقِ محمدؐ کے رشتہ میں میرے دل کا ہر گوشہ  
 شمعِ نبیؐ کا دل پر، سہاگل بھی بہت ادا رہا ہے  
 زہد کی غنیمت کا وہاں سب سے دلیب نے  
 ہانڈی پر شکر کا سب سے کھل بھی بہت ادا رہا ہے  
 آسائش و لذت کا جو سندر بے آب بھی رزقِ رب سے  
 زینبؓ سے نہیں ہاں سہاگل بھی بہت ادا رہا ہے  
 رب اے سارے رشتہ کی میں مسیں کہتے ہیں  
 سب سے پہلے اس کا قبضہ کال بھی بہت ادا رہا ہے  
 شہرہ ساری شہرہ سارے کھیلے، کیوں مجھ کو  
 میرے نبیؐ کا مجھ پر سب سے کھل بھی بہت ادا رہا ہے



O

ہو وردِ زباں ہر دم فتراں ضروری ہے  
 ہر وقت رہے تازہ ایمان ضروری ہے  
 ذکرِ شہِ بطحائے حنائی نہ کوئی پل ہو  
 یہ عاشقِ احمد کی پہچان ضروری ہے  
 اس عالمِ فانی سے جانا ہے ہمیں اک دن  
 ہو ساتھ میں عقیقی کا سامان ضروری ہے  
 شرمندہ تو رہتا ہوں میں اپنی خطاؤں پر  
 اللہ سرے تیرا احسان ضروری ہے  
 مجھ سے تو کبھی تنہا کھایا ہی نہیں جاتا  
 برکت کے لیے گھر میں مہمان ضروری ہے  
 میں اور کہاں جاؤں اس در کے سوا شکر  
 میرے لئے نبیوں کا سلطان ضروری ہے

O

وہ شخصیت یہ محمدؐ آپؐ نے پائی کہ جس  
 آپؐ کے آتے وہ رمت کی گھا چھائی کہ جس  
 سارے نبیوں نے بھی کی ایسی پذیرائی کہ جس  
 میں شبِ معرۃ رب کون کی یاد آئی کہ جس  
 منہ کل انبیاء تھے مقتدی کے طور پر  
 وہ اہم انبیاء کی تھی پذیرائی کہ جس  
 وقت ہے اب بھی چوہ دامنِ نبی کا حق ملو  
 ورنہ کل محشر میں ہوئی تھی رسوائی کہ جس  
 راسِ زیا کی زیارت ہے ہر اک کی آرزو  
 مستجاب ہیں اس قدر سارے تمنائی کہ جس  
 شہزادی نے مرنے پر ہفتی پایا قرار  
 آپؐ کی یا مٹتے پتے ایسی یاد آئی کہ جس  
 گتے گتے تھیں تاروں کی نازک انگلیاں  
 ہیں گم کے زمیں پہ تے شیدائی کہ جس  
 چاہتے والے نبیؐ کے سب تڑپ کر رہ گئے  
 بزم میں شکر نے کی یوں مدحت آرائی کہ جس

O

جہاں کا ستم پر ستم ہو رہا ہے  
نئی کا کرم پر کرم ہو رہا ہے

ابھی تک نہ دیکھا ہے آقا کا روضہ  
اسی بات کا مجھ کو غم ہو رہا ہے

ذرا ابن آدم کی پرواز دیکھو  
فلک آج زیرِ قدم ہو رہا ہے

بہت دور ہوں میں درِ مصطفیٰ سے  
یہی غم خدا کی قسم ہو رہا ہے

وہ سر جس کو چوما تھا پیارے نبیؐ نے  
وہ سر کربلا میں قسم ہو رہا ہے

معطر نہ ہو کیوں بجا گھر ہمارا  
یہاں ذکر شاہِ امم ہو رہا ہے

گناہوں کے سارے نشان دھل رہے ہیں  
یہ شہرِ کا دامن جو نم ہو رہا ہے

○

مدینے کے گل و گلزار چسے  
نکلوں کا ذکر کیا ہے حنر چسے

سرِ محشر نبیؐ کو دیکھتے ہی  
عسلام احمد مختار چسے

مرے سرکار جن ربوں سے گذرے  
اندھ سیرے راستے بھی پر چسے

جو دیکھیں گنبدِ خضریٰ کی جانب  
نکابوں میں میں میں چسے

مے پیارے نبیؐ سے در کس پار  
سنہ کاروں کے بھی کردار چسے

بڑے در اندر اس پس پشت  
مقدّم سیر بھی سرکار چسے

نبیؐ کے نور کا ہے فیضِ شمر  
مرے کھر کے درود یوار چسے

O

فقط اک شبکل نورانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے  
جمال حسنِ یزدانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

شب معراج حوروں سے کہا جبریل نے دیکھو  
مرے آقا کی سبطانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

خدا ہے عرش پر سرکار ہیں میرے مدینے میں  
وہی اک شانِ رحمانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

جو حبِ مصطفیٰ میں ہر گھڑی سرشار رہتے ہیں  
انہیں ہر شے کی آسانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

جو منکر ہے مرے سرکار کی شانِ رسالت کا  
تو پھر اس کو پریشانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

خدا یا دونوں تیسرے ہیں وہ کعبہ ہو کہ طیبہ ہو  
ترے حبیبوں کی تابانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

سرِ محشر بھی اپنے عاصیوں کو بخشوائیں گے  
کہ امت کی نگہبانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

کلام اللہ کا اترتا ہے شکر آسمانوں سے  
وہی آیاتِ فترانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے



0

سرکارِ دہم سے جسے پس نہیں ہے  
 امد کی رمت کا وہ حقدار نہیں ہے  
 سرکار کے دربارِ سربدار نہیں ہے  
 جب میں تو ایسی کوئی سرکار نہیں ہے  
 رمت کے وہاں چوں ہیں بکھرے ہوئے ہر سو  
 کلزارِ مدینے میں کوئی حصار نہیں ہے  
 وہ چاہیں تو ہوجائیں مرنے کی  
 اے میرا کوئی غمخوار نہیں ہے  
 وہاں تو کی ہمارے مت بل نہیں پیر  
 جس میں میں نہیں غمِ مسدخت نہیں ہے  
 یادِ شہِ نانی سے منور ہوسرا در  
 اس کے سوا چہ جی مجھے درکار نہیں ہے  
 بس دیکھ کے اے ہارِ مدینے کی زمیں کو  
 شہرِ اس جنت کا صلب گار نہیں ہے

O

رحمت کی بیروں میں سرکار چمکتے ہیں  
جنت کے نظاروں میں سرکار چمکتے ہیں

دریاؤں کے دھاروں میں سرکار چمکتے ہیں  
اور چاند ستاروں میں سرکار چمکتے ہیں

جو آیتیں پڑھتا ہوں آتے ہیں نظر آتے  
ستران کے پاروں میں سرکار چمکتے ہیں

داؤد ہوں، یوسف ہوں، عیسیٰ ہوں کہ موئی ہوں  
نبیوں کی قطاروں میں سرکار چمکتے ہیں

وہ گنبد خضریٰ ہو یا مسجد نبوی ہو  
طیبہ کے نظاروں میں سرکار چمکتے ہیں

مسجد سے موذن جب دیتا ہے اذان یارو  
مسجد کے مناروں میں سرکار چمکتے ہیں

وہ سرور عالم ہیں وہ نور مجسم ہیں  
لاکھوں میں ہزاروں میں سرکار چمکتے ہیں

ہر ایک کو دیتا ہے یہ درس محبت کا  
شکر کے وچاروں میں سرکار چمکتے ہیں

O

سا ہے گنبد خورشید خورشید  
نبی کا عشق ہے قلب و جگر میں

انہیں کے نور کا صدق ہے علم  
مستور ہے انہیں کی سرور میں

پندے پندے میں ان کا کلم  
ہے علم و حید کا سر اس شہر میں

سرے سرکار میں نور مجسم  
نبی کا نور ہے شمس و قمر میں

سر اس سال کی تہوں بھر رہے ہیں  
مرا فراق ہے نور اپنے ہی سر میں

قیمت پر جسے ایسا ہے شکر  
تجربہ آپ کی ہے اس بشر میں

O

نور کا پیکر اللہ اللہ  
 روئے منور اللہ اللہ  
 آمنہ نبی کے گھر میں اُترا  
 ماہ منور اللہ اللہ  
 پتھر کے لب بول اٹھے ہیں  
 شان پیمبر اللہ اللہ  
 جنت جیسا پیارا پیارا  
 روضہ اطہر اللہ اللہ  
 نعت نبی کی کہہ لیتے ہیں  
 ہم بھی شکر اللہ اللہ



آپ کی رحمت نے ہر مشکل کو آسان کر دیا  
 ادنیٰ تھا ایک وحشی اس کو انسان کر دیا  
 ہر طرف چھانی ہوئی تھیں غر کی تاریکیاں  
 آپ کی آمد نے دنیا میں چاندیاں کر دیا  
 آپ کی بستی تو آقا و مجسم نور ہے  
 جس نے انسان کے مقدر کو درخشاں کر دیا  
 آپ کی چشمِ کرم کا ہے یہ ادنیٰ معجزہ  
 جس سے دیوں پر نثر دانِ ثلثات کر دیا  
 آپ نے تو یہ کہا ہے کہ بد میں اسے حسین  
 پسند نہ، بان کی امت پہ احسان کر دیا  
 جس نے نعت پاک شکر کہتے ہیں اہل نظر  
 نعت کوئی نے ترقی بخشش کا سامان کر دیا



O

نبی نبی ہی بولیں نبی نبی ہی بولیں

نبی نبی ہی بولیں نبی نبی ہی بولیں

یوں لے کے نام مصطفیٰ زباں پہ شہد گھولیں

نبی نبی ہی بولیں نبی نبی ہی بولیں

جوان کی مددیں کرے اے مومنو ہنس رہے وہ

ملاتی ہے جو حنبلہ سے مدینے کی ڈگر ہے وہ

دکھ دے جو وہ شہر نور دو ستو سفسر ہے وہ

نبی کی راہ جو چل ہم اس کے ساتھ ہوئے

نبی نبی ہی بولیں نبی نبی ہی بولیں



○

زباں میلی نہیں ہوتی دہن میلا نہیں ہوتا

نبی کے نام لیوا کا سخن میلا نہیں ہوتا

زکوٰۃ و صدقہ و خیرات دیتے ہیں ہمیشہ جو

بہ فضل رب کبھی بھی اُن کا دھن میلا نہیں ہوتا

جو اپنے نفس اتار رہے رکھتے ہیں سداقت ہو

قسم اللہ کی ہے اُن کا من میلا نہیں ہوتا

خدا کا فضل اور آقا کی رحمت ہوتی ہے جن پر

لحد کی خاک سے اُن کا کفن میلا نہیں ہوتا

معطر رکھتا ہے خود کو جو ہر دم ذکر آفتا سے

کبھی اس شخص کے دل کا چمن میلا نہیں ہوتا

یہ نعت مصطفیٰ کا مجھ پہ نسیمِ حنا ص ہے شہر

مرے طرزِ سخن کا بانگین میلا نہیں ہوتا

O

میں نے سب سے ستم کرنے والے ہیں  
 یہ ستم کرنے والے سب سے ستم کرنے والے ہیں  
 سب سے ستم کرنے والے سب سے ستم کرنے والے ہیں  
 ڈوبا سورج واپس لانے والے ہیں  
 زمانے میں کہ وہ سب سے ستم کرنے والے ہیں  
 وہ سب سے ستم کرنے والے ہیں

کیا سمجھے بوجھل نبی کی عظمت کو  
 سنکر کو جو کلمہ پڑھانے والے ہیں  
 جن کے در سے جھولی سب کی بھرتی ہے  
 جو کی سوکھی روٹی کھانے والے ہیں  
 جھوم کے رحمت آج انہیں پر برے گی  
 جو آفتا کا جشن منانے والے ہیں  
 دریا نے بھی جن کو دیا رستہ اپنا  
 وہ میرے آفتا کے گھرانے والے ہیں  
 پیش کریں سب لوگ درودوں کے غنچے  
 ہم نعت سرکار سنانے والے ہیں  
 بند نہ کرنا قبر میں میری آنکھوں کو  
 جو وہ یہاں سرکار دکھانے والے ہیں  
 دھوپ سے محشر کی کب ڈرنا ہے شکر  
 کسلی میں سرکار چھپانے والے ہیں



○

رائی رائی مرے حضور کی ہے  
 پائی پائی مرے حضور کی ہے  
 ذوب سکتی نہیں مری کشتی  
 ناخدائی مرے حضور کی ہے  
 مجھ کو سیا خوف ہو بھٹکنے کا  
 رہنمائی مرے حضور کی ہے

ان کی قرآن میں بھی ہے مدحت  
 یہ بڑائی مرے حضور کی ہے  
 خود خدا ہے حضور والا کا  
 اور خدائی مرے حضور کی ہے  
 میرا شاہوں سے کم نہیں رتبہ  
 یہ عطائی مرے حضور کی ہے  
 اپنے ہر امتی پہ چشم کرم  
 دل ربائی مرے حضور کی ہے  
 اپنی امت بچپالی رور و کر  
 یہ کمائی مرے حضور کی ہے  
 حنتم تحریر ہو نہیں سکتی  
 روشنائی مرے حضور کی ہے  
 حسین کس طرح پاؤں اے شکر  
 جب خدائی مرے حضور کی ہے

O

ذکر خیر الانام کرتے ہیں  
 کام سب صحیح و مست کرتے ہیں  
 ان کی سیرت کو ہم کرتے ہیں  
 بس یہی ایک کام کرتے ہیں  
 میرے آقائے اکابر پر  
 پیڑ پودے کلام کرتے ہیں  
 ہم تو انہیں ان کی عظمت کو  
 چاند تارے سب کرتے ہیں  
 دوست تو دوست ہی ہیں دشمن بھی  
 آپ کا احترام کرتے ہیں  
 بھیج کر آپ پر درود و سلام  
 بات اپنی تمام کرتے ہیں  
 عاشقان رسول اے شکر  
 زندگی ان کے نام کرتے ہیں

o

رحمتوں کا خزانہ سلامت رہے  
 مصطفیٰ کا گھرانہ سلامت رہے  
 مدحتوں کا ترانہ سلامت رہے  
 جذبہ عاشقانہ سلامت رہے  
 ان کے ٹکڑوں پہ پلتا ہے سارا جہاں  
 ان کا یہ آب و دانہ سلامت رہے

دھوپ محشر کی ہم کو جلائے گی سیا  
 آپ کا شامیا نہ سلامت رہے  
 سجدہ گاہ محبت رہے حشر تک  
 آپ کا آستانہ سلامت رہے  
 کھتوں بن گیا ہر صحابی کا دل  
 آپ کا مسکرانہ سلامت رہے  
 خاک سے سرائی یا توئی صدا  
 سجدہ جزائے سلامت رہے  
 بنجہ خود سے ہے عشق احمد میں جو  
 اے خدا وہ دیوانہ سلامت رہے  
 دل مدینہ ہو منزل مدینہ بنے  
 آپ تک آنا جانا سلامت رہے  
 مل ہی جائے گی شکر کو تھوڑی جگہ  
 عصیوں کا ٹھکانہ سلامت رہے



O

سوچئے صلّٰی علیٰ اور سوچتے رہ جائے  
 سوچئے ان کی عطا اور سوچتے رہ جائے  
 ایک پل میں فرش سے عرش بریں تکس کا سفر  
 سوچئے کیسے ہوا اور سوچتے رہ جائے  
 ہم گنہگاروں سیہ کاروں پہ ان کی رحمتیں  
 سوچئے اپنی خطا اور سوچتے رہ جائے  
 روضۂ انور کے آگے وہ حضوری کا سماں  
 سوچئے کیسے لگا اور سوچتے رہ جائے  
 بہرامت مغفرت کے واسطے ہر اک نفس  
 سوچئے ان کی دعا اور سوچتے رہ جائے  
 نعت خوانی مصطفیٰ کی اور شہنشاہ کی زباں  
 سوچئے یہ کیا ہوا اور سوچتے رہ جائے

O

حق بات جب بھی کوئی نہ ن بولتا ہے  
 اس کی زباں سے گویا متراں بولتا ہے  
 کس درجہ دل نشیں ہے یہ محبوب زونہی کا  
 منہ میں ان کی کسک سب نہ دست ہے  
 تو من کو سمجھ کر پڑھتا بھی ہے عیب دست  
 م غلطی میں خدا کا فرمان ہوتا ہے  
 کب جاتے ہو تو کب ہے حق ہو مسکرت نہ رہو  
 یہ بات کر بلا کا میدان بولتا ہے  
 تیری مجھ پر یا ہے شکر جو نعت بہ لے  
 تیری زباں پہ ان کا فیض نہ بولتا ہے

O

پکارا محشر میں عاصیوں نے وہ دیکھو سرکار آرہے ہیں  
 ہے تیز محشر کی دھوپ لیکن حضور کسلی اڑھارہے ہیں  
 سر عقیدت جھکا رہے ہیں وفا کے سجدے لٹا رہے ہیں  
 نصیب اپنا عسروج پر ہے کہ ہم مدینے کو حبارہے ہیں  
 حلیمہ بی بی کی گود میں ہیں خدا کے محبوب اللہ اللہ  
 بلائیں لیتی ہیں حوریں آ کر فرشتے جھولا جھلا رہے ہیں  
 مری تمنا ہے خاک بن کر رہوں میں آفت کی رگنذر میں  
 ہے خوش نصیبوں میں نام اُن کا جو شہر طیب کو حبارہے ہیں  
 مری حقیقت ہی کیا ہے شکر کی نعمت سرور سنا سکوں میں  
 اسے گھٹائے گا کوئی کیسے حضور جس کو بڑھا رہے ہیں

0

الفاظ سے بین سے خوشبو نہیں گئی  
مدحت جو کی زبان سے خوشبو نہیں گئی  
نکساحت میں سے نامُسد مکان پر  
اب تک سرے میں سے خوشبو نہیں گئی  
نتش قدم تہ عرش پہ آنت کا ایک شب  
اس دان سے تم سے نوتبو نہیں گئی  
رمت القب سحر مہر میں اس لئے  
رمت کی دو جہن سے نوتبو نہیں گئی  
سرہار کے دم سے و بریں زر گئے  
زہر کے حنہ سے خوشبو نہیں گئی  
نیز سے پندار سے متراں سین سے  
مکسب سے زبان سے خوشبو نہیں گئی  
شکر ترے نبی کے پینے کا سفین ہے  
کلزار و فست سے خوشبو نہیں گئی

O

یہ سچ ہے کہ اللہ کا فرمان نہ بدلا جائے گا  
 چاہو گے بدلتا لاکھ مگر فترت نہ بدلا جائے گا  
 گر تاج و حکومت تخت ملے ایمان نہ بدلا جائے گا  
 دنیا کیسے تو عقیقی کا سامان نہ بدلا جائے گا  
 بھارت کی زمیں پر آج بھی خواجہ بی کا سکھ چلتا ہے  
 سلطان وہ تھے سلطان وہ ہیں سلطان نہ بدلا جائے گا  
 جب نام نبی کا کھکھ کر دریا کے حوالے میں نے کیا  
 اب مرے سفینے کا کوئی سامان نہ بدلا جائے گا  
 ہم شمع نبی کے پروانے ہیں شمع میں ایسے دیوانے  
 اب اپنی کہانی کا کوئی عنوان نہ بدلا جائے گا  
 ہم لوٹ کے اب آنے کو نہیں سرکار کے کوچے میں جا کر  
 اعلان ہمارا ہے شترِ اعلان نہ بدلا جائے گا

0

پارہ پارہ سرے حضور کا ہے

قرآن سارا سرے حضور کا ہے

چاندیوں میں بنائے دیکھو

یہ اشارہ سرے حضور کا ہے

جس نے سنت کا استرا ام سب

وہ دلارا سرے حضور کا ہے

اٹل دوست کا ہے جہاں سارا

بے بہارا سرے حضور کا ہے

جا کے کہہ دو یہ موج دریا سے

یہ کنارہ سرے حضور کا ہے

اور کیا مجھ کو چاہئے شکر

جس بزار سرے حضور کا ہے



○

نبیؐ کی دل سے محبت کبھی نہ جھائے گی  
ہمارے گھر سے یہ دولت کبھی نہ جھائے گی

شفیع حشر نبیؐ ہیں تو پھر جہنم میں  
رسولؐ پاک کی امت کبھی نہ جھائے گی

تنی ہوئی ہے تنی ہی رہے گی حشر میں بھی  
سروں سے چادر رحمت کبھی نہ جھائے گی

لکھا ہے جب سرے دروازے پر حضور کا نام  
تو اس مکان سے شوکت کبھی نہ جھائے گی

ہر اک نوالے پہ جس نے پڑھا ہو بسم اللہ  
تو اس کے کھانے سے برکت کبھی نہ جھائے گی

رچی بسی ہے مری روح میں تو لب سے مرے  
رسولؐ پاک کی مدحت کبھی نہ جھائے گی



0

جب نعت نبی میں لکھت ہوں ایسے کی خوشبو آتی ہے  
 رکار کی باتیں کرتا ہوں قرآن کی خوشبو آتی ہے  
 جب عرش بریں پر صیبر کے سہمان کی خوشبو آتی ہے  
 کتنی ہیں فرشتوں سے حوریں مہمان کی خوشبو آتی ہے  
 مدحش فصائیں ہوتی ہیں اور نور ہاتھ سے دیا ہوتا  
 کعبہ کے مناروں سے جس اور فرمان کی خوشبو آتی ہے  
 امت کی بہاریں آکر دست کے پتوں جاتی ہیں  
 جب روضہ اقدس کے منہ سے رمضان کی خوشبو آتی ہے  
 جب منی جتے ہوں وہ آنکھوں میں اپنی جیتا دے  
 جس وقت مدینہ دے دے فرماں کی خوشبو آتی ہے  
 مسکن چٹکے یہ ہوتا ہے آقا کی مرے محبوب میں  
 برسمت سے ہوا منبر اور لوح کی خوشبو آتی ہے  
 جب ذکر نبی کا ہوتا ہے اس وقت سے شکر پائے  
 اس نام کے جس پر حسب کتاب زمان کی خوشبو آتی ہے

O

بجھا ہوا سپراغ دل حلا دیا حضورؐ نے  
 جمال حق کا آئینہ دکھا دیا حضورؐ نے  
 یہ پوچھتے ہو مجھ سے کیوں کہ کیا دیا حضورؐ نے  
 ہے وحشیوں کو آدمی بنا دیا حضورؐ نے  
 ہر ایک — نقش ماسوا مٹا دیا حضورؐ نے  
 خدائے ذوالجلال کا پتہ دیا حضورؐ نے  
 ہمیں مقام معرفت بتا دیا حضورؐ نے  
 جوع صیوں کا مرتبہ بڑھا دیا حضورؐ نے  
 ہم آج چاند پر پہنچ کے خوش ہیں کس قدر مگر  
 دو پارہ کر کے چاند کو دکھا دیا حضورؐ نے  
 ہماری زندگی میں سیاحلال کیا — رام ہے  
 دکھا دیا، سنا دیا، بتا دیا حضورؐ نے  
 ہر اک طرف تھی تیرا ہر اک طرف — تھیں ظلمتیں  
 جب آئے تو جہاں کو جمگادیا حضورؐ نے  
 سنا رہا ہے سنو آج نعت ان کی شوق سے  
 اسے بھی آج ایسا حوصلہ دیا حضورؐ نے

O

پہلوں جو نعلتے نبی آ زبان خوشبو دے  
 نبی سے نام سے اس کا مکان خوشبو دے  
 اگر ہو تذکرہ معراج مسکنے کا کہیں  
 زمیں کی بات ہے کیا آسمان خوشبو دے  
 نبی کا ذکر کریں منبروں سے پھر اپنے  
 کہ منبر سے پہلوں آہیں اور بین خوشبو دے

نبی کی مدح کروں جب بھی میں عقیدت سے  
مرے خیال کی ہر اک اڑان خوشبو دے  
مری کمائی میں یارب مہک ہو برکت کی  
کہ جس کو کھاکے مرا خندان خوشبو دے  
ہمارے خواجہ کا جاری ہے فیض کچھ ایسا  
جہاں میں آج بھی ہندوستان خوشبو دے  
نبیؐ کے جسم کی خوشبو تو معجزہ ہے ہی  
ہے معجزہ کہ قدم کا نشان خوشبو دے  
بروز حشر صلہ پائیں ہم محبت کا  
ہو سایہ کملی کا اور سائبان خوشبو دے  
یہی تمنّا ہے شہر کی اے خدائے پاک  
فضائے دل میں بلالی اذان خوشبو دے

O

ہستی کون ہے یہ سوال آئیں  
 آپ پہ آفت کے نام ہیں آئیں  
 دل میں عشق نبی کا خیال آئیں  
 یہ وہ شیشہ نہیں جس میں ہاں آئیں  
 اب اذال کون دے گا ہاں آئیں  
 تب نبی کو خیال ہاں آئیں  
 منتظر جس کی ساری خدمت رہی  
 آمنہ بی کے گھر میں ہو غسل آئیں  
 ن کی رحمت ہوئی سر پہ یہ فتنہ  
 شرم میں جب خد کو جب آئیں  
 پیانہ قومید کا جہوہ رہا جب  
 اہل باطل کے سر پر زواں آئیں  
 یوں ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
 یہ نبی آپ کا جب خیال آئیں  
 یہ ہنر دیکھ کر لوگ حیرت میں ہیں  
 فتن میں شکر کے لیے مال آئیں



O

تشنہ لب پر جو آفتا کا نام آگیا  
میرے ہاتھوں میں کوثر کا جام آگیا

ہے تمنا کہ محشر میں کہہ دے خدا  
میرے محبوب کا یہ عنلام آگیا

ان کے رونے کی تصویر دیکھی جہاں  
میرے لب پر درود و سلام آگیا

قبر میں جب فرشتوں نے دیکھا مجھے  
کہہ اٹھے یہ نبی کا عنلام آگیا

جان شکر نے دی عشق سرکار میں  
آم کا آم گنجلی کا دام آگیا

0

میں یہ نہیں بہتا کہ خزینہ مجھے دیدو  
 تم سارا جہاں ہے لو دینہ مجھے دے دو  
 تم شوق سے ہر قطرہ ہو کا سر سے دو  
 بدلے میں تمہد کا پسینہ مجھے دے دو  
 ہر سال مہر کی عمر کا تم حیا ہو تو لے لو  
 حبیہ میں جو کدھرے وہ نہیں مجھے دے دو  
 اگر سرکار سے طیب کے مسافر  
 اب نام نہ کا نہیں مجھے دے دو  
 جانا ہے مجھے روضہ سرکار پہ شکر  
 جانے کے لئے کوئی سفینہ مجھے دے دو

O

یہ عشق نبی کے سبب حبار ہا ہے  
 مسافر جو سوئے عسرب حبار ہا ہے  
 در سرور دیں کی چوکھٹ کو چھونے  
 بنا کر وضو با ادب حبار ہا ہے  
 برس جائیں رحمت کی چھائی گھٹائیں  
 مدینہ کوئی تشنہ لب حبار ہا ہے  
 تمنا تو حبانے کی تھی کب سے دل میں  
 بلایا ہے آفتانے تب حبار ہا ہے  
 اے شکر بھی تو نے سوچا ہے یہ بھی  
 کہ حبانہ کب اور کب حبار ہا ہے

○

آج دُور سے کتنے سخیں میں دوستو  
 ملتی ہے زندگانی مدینے میں دوستو  
 خوشبو سے لگتی ہے ہر جہان کی  
 سرکار دو جہاں کے سینے میں دوستو  
 تنہاؤں میں یہی کی کشید خنجر اکا ٹکس ہے  
 اور انشت رسول سے سینے میں دوستو  
 آنے کا نصف تہ کو بھی میدانِ شرم میں  
 کوثر کا حبابِ بوتوں سے پیے میں دوستو  
 دنیہ کا مال و زر نہیں شہر کی مانجیے  
 عشق رسول رکھتے حشر میں دوستو

O

مجھ کو الفت ہے اسل پسنے سے  
 مانگ کر لائے ہیں مدینے سے  
 رکھ لو عشق رسول کو دل میں  
 زندہ رہنا ہے گرفتارینے سے  
 اپنے آفتا سے دور ہو جائیں  
 موت بہتر ہے ایسے جینے سے  
 مجھ کو بھی کچھ عطا ہوا ہے آفتا  
 آپ کے قیمتی سنزینے سے  
 آرزو ہے لگائیں شکر کو  
 سرور دین اپنے سینے سے

0

ان کو کوثر حیا بنے اور ان کو جنت حیا بنے  
 اور مجھ کو بس مرے افتا کی ائت حیا بنے  
 سیم و زرتاج و حکومت و رنہ شہسرت حیا ہے  
 ساقی کوثر کی بس پشمنیت حیا ہے  
 کون کہتا ہے کہ مجھ کو ماں و دوست حیا ہے  
 ن کی پوخت تک پہنچ حیا بنے کی صورت حیا ہے  
 ہاں ملک الموت روئے پاک تو ہوں مسگر  
 آپ کی کار بس مجھ کو احبازت حیا ہے  
 نار و زرخ سے اگر بچت ہے تم کو عاصیا  
 ہانی اسلام سے چلی عقیدت حیا ہے  
 نعت گوئی کا شرف قسمت سے شہر مل گیا  
 کب اسے ماں و زرتاج و حکومت حیا ہے



O

آئے نبی تو لاسٹ و شہل کو گرا دیا  
کعبے کے در سے کفر کا نقشہ مٹا دیا

یہ معجزہ تو دیکھئے میرے حضور کا  
بے جان سنکری سے بھی کلمہ پڑھا دیا

آپس میں پیار کرنے کی تعلیم دی ہمیں  
انسانیت کا آپ نے رتبہ بڑھا دیا

پیڑوں کو دی صدا تو چلے آئے دوڑ کر  
یہ معجزہ بھی میرے نبی نے دکھا دیا

میرے نبی کی مجھ پہ نوازش تو دیکھئے  
شکر کو نعت کہنے کا یہ حوصلہ دیا

o

سارے فرشتے ہو گئے وہاں دنگ دیکھنا  
 محشر میں مصطفیٰ کا مرے رنم دیکھنا  
 محشر میں منکروں کا براؤ تھمنا دیکھنا  
 رمت وہاں رہے کی مرے سبک دیکھنا  
 تربت ہے یک بسندوں کی جنت بنی ہوئی  
 مہمت سب بیماروں کی ہے ٹمنا دیکھنا  
 دوس کے یزیدی دتوں میں سپنے کو وہاں  
 جامہ مسینوں کا بھی خوش رنم دیکھنا  
 شکر درود جو بھی پڑھے گا حضور پر  
 خوشبو سے اس کا مٹے گا ہر اند دیکھنا

O

یہ مدحت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 سعادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 سرے لب پہ نعت محمد کا آنا  
 عبادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 قمر ٹکڑے کرنا کہ سورج پھرانا  
 حکومت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

ہاں امت کی خاطر میں  
 محبت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 پڑھے دست ہو چل میں کلمہ شتر  
 شہادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 وہ نہیں جو سر میں دشمن کے حق میں  
 یہ رقت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 وہ جو ان کا ہم عمر ہیں ان کے سروں پر  
 امر چست نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 وہ قتل کی سب میں نبیوں کے آگے  
 مہمست نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 یہ فتنیں جو پرست ہے محفل میں شتر  
 مقتیدت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

O

درد آج رہ رہ کے اٹھ رہا ہے سینے میں  
 میں جہاں رہوں لیکن دل رہے مدینے میں  
 خوشبوئیں جو آتی ہیں اعتراف کرتی ہیں  
 میں نہا کے آئی ہوں آپ کے پسینے میں  
 اسکو موج دریا کا کوئی غم نہیں ہوتا  
 مل گئی جگہ جس کو آپ کے سفینے میں  
 یہ بھی ان کی رحمت ہے یہ بھی ہے کرم ان کا  
 کچھ چمکے جو باقی ہے دل کے اس نگینے میں  
 چھوڑ کے نہ جاؤ تم لے لو ساتھ شکر کو  
 یہ بھی طیبہ جائے گا حج کے اس مہینے میں

O

صاحب جو دو کرم شاہ اسم ہادی دیر  
 اب سا کوئی نہیں اب سا کوئی نہیں

یوں تو یوسف بھی سینوں میں کئے جاتے ہیں  
 مہر کنوں بھی محبت سے کہے جاتے ہیں

جس پہ امجد سند اسب و نی کی ہے جیسے  
 آپ سا کوئی نہیں

دیکھئے چشم کرم نے سرے سرکار مجھے  
 در اقدس پہ بالائے اکسار مجھے

دیکھو لوں میں بھی مدینہ اے مدینہ کے میں  
 آپ سا کوئی نہیں



جن وانسان فرشتے بھی یہی کہتے ہیں

جس کی آغوش میں محبوب خدا رہتے ہیں

کیوں نہ افضل ہو فلک سے بھی وہ طیب کی زمیں

آپ سا کوئی نہیں

چاند تاروں کی ضیائیں بھی یہی کہتی ہیں

نور میں ڈوبی فصائیں بھی یہی کہتی ہیں

مل نہیں سکتی مشال ایسی زمانے میں کہیں

آپ سا کوئی نہیں

اپنے شکر کو بلا لیجئے سرکار کبھی

اس در پاک پہ رہتی ہے نظر اس کی بھی

جہاں پیشانی رگڑتے رہے جبریل امیں

آپ سا کوئی نہیں

0

میرے آقا کا یہ مندرمان بہت پیارا ہے  
 جو کہ چپ و تل اس ن بہت پیارا ہے  
 چیتن پان خوشبو ہے زماں بھر میں  
 شاہ طیب عالمستان بہت پیارا ہے  
 بود میں کے حیرت نے یہی مندرمایا  
 رمل پر بولتا قرآن بہت پیارا ہے

روز محشر جو نگہبانی کرے گا سب کی  
 کملی والا وہ نگہبان بہت پیارا ہے  
 آپ نے لاج بچالی ہے گنہگاروں کی  
 ساری امت پہ یہ احسان بہت پیارا ہے  
 رب نے فرمایا فرشتوں سے یہ معراج کی شب  
 آنے والا مرا مہمان بہت پیارا ہے  
 اترے ہیں یوں تو بہت سارے صحیفے لیکن  
 آپ نے لایا جو قرآن بہت پیارا ہے  
 تیرے ہونٹوں پہ جو مدحت ہے نبی کی شکر  
 تیری بخشش کا یہ سامان بہت پیارا ہے

O

اس شہرِ مدینہ کی ہر شاخ و برگ ہے  
 مسجد کی فضاؤں میں آوازِ باری ہے  
 شہر کے دیواروں کے گوشے میں  
 ہر شاخ و برگ کوئی ہر شمس و سمان ہے  
 محبوبِ خدا کیجئے منہ پر کرمِ بے  
 کس سے بول کھڑا اور پادشاہِ مہرِ حنّٰی ہے  
 ہر نعمتِ نبی پڑھ کر سرکار کی خدمت میں  
 بخشش کے لئے میں نے اک رہ نکالی ہے  
 شکر کے جنازے پر رکھ دینا محبت سے  
 وہ خاکِ مدینہ کی قسمت سے جو پالی ہے



دل سے نہ پوچھو کیسی خوشی ہوئی ہے  
 درمئی سے جڑا ہوں جب سے عجیب دولت ملی ہوئی ہے  
 بھٹک رہے تھے جو تیرگی میں انہیں ملا ہے نشان منزل  
 لیا جو نقش قدم کا بوسہ تو معتبر زندگی ہوئی ہے  
 ملی جو دولت مدینے جا کر قسم خدا کی ہے بات سچ یہ  
 بھرا ہی رہتا ہے میرا دامن کبھی نہ کوئی کمی ہوئی ہے  
 جو وہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا انہیں سے قائم ہے سارا عالم  
 وہ آگئے جو رسول بنکر تو زندگی زندگی ہوئی ہے  
 لکھی ہے نعت نبی جو میں نے تو میرا رتبہ بڑھا ہے شکر  
 اسی کے صدقے ملی ہے شہرت اسی سے یہ شاعری ہوئی ہے



جوڑتوں میں نعمت خوانی نبی کی  
 نرم رعب کا تہ سربانی نبی کی  
 مہر میں ہے مشق شاد و مہر  
 سرب سب سے مدح خوانی نبی کی  
 دہائیوں پر تہیں امت کی نظر  
 اسی میں کئی زندگانی نبی کی  
 مہر سہنیں بہر میں یاد نبی میں  
 سنائی جو ماں نے کبائی نبی کی



انہی کی حکومت ہے دونوں جہاں پر  
 ہے طیبہ نگر راحد عانی نبی کی  
 مسین آل نبی کو بہت چاہتا ہوں  
 بہت محترم ہے نشانی نبی کی  
 بدشگستہ ہے اس کا مقدر جسم  
 کہ جس نے نہیں بات مانی نبی کی  
 بتایا ہے شق القمر نے جہاں کو  
 فلک پر بھی ہے حکمرانی نبی کی  
 کریں غیب دانی پہ ہم بحث کیوں کر  
 ہے رب کی عطا غیب دانی نبی کی  
 وہ طائفہ کے لوگوں کا برسانا پتھر  
 لہو میں ہے ڈوبی کہانی نبی کی  
 تو نعت نبی کہہ رہا ہے جو شکر  
 ترے دل میں ہے فتہ ردانی نبی کی

o

مہر و مہر کیا ہیں جو آپ کی ذات ہے  
 نور ہی نور کی آج برسات ہے  
 آپ کون و مکان کے سبب سے  
 سرور دین، محبوب رب سے  
 آپ کے ذکر کی یہ حسیں رات ہے  
 نور ہی نور کی آج برسات ہے

علم و حکمت بھرا آپ کا ہر بیاں  
آپ کی ذات کا کوئی ثانی کہاں

لاج امت کی بس آپ کے ہات ہے  
نور ہی نور کی آج برسات ہے

افضل الانبیاء آپ صلی علی  
پاکِ قرآن میں کہہ رہا ہے خدا

نعت شکر کی ہے اور حسیں رات ہے  
نور ہی نور کی آج برسات ہے



O

حال دل اپٹ سنا نے آئے ہیں  
 زحمت آفت کو دھکے آئے ہیں  
 خاک طیب کو ادب سے چوم کر  
 اپنی آنکھوں سے لگانے آئے ہیں  
 آپ کے در پر شہ ابرار ہم  
 اپنی آنکھوں کو بچپنے آئے ہیں  
 پیوں رمت کا عطا کر دیجئے  
 دل کو ہم اپنے سنبھالنے آئے ہیں  
 آپ کے قدموں میں مشغریا بنی  
 حسان و دل اپٹ سنا نے آئے ہیں

O

نعت نبی کو ہم نے وظیفہ بنا لیا  
 برکت سے اس کی ہم نے خدا کو بھی پالیا  
 ہم کو سکون مل گیا اور دل کا چین بھی  
 فرقت میں جب رسول کی آنسو بہا لیا  
 جا کر در رسول پہ رحمت کی چھاؤں میں  
 سوئے ہوئے نصیب کو ہم نے جگا لیا  
 رہتے ہیں میرے دل میں وہ سردار انبیاء  
 سینے میں اپنے ہم نے مدینہ بنا لیا  
 ہم تو گناہ گار ہیں ان کا ہے یہ کرم  
 رحمت کی چادروں میں خطا کو چھپا لیا  
 قربان اس پہ جان مسری زندگی نثار  
 شکر گور سوا ہونے سے جس نے بچا لیا





اب دل میں کوئی درد نہ رنج و الم رہا  
 ایسا خدا کا فضل نبی کا کرم رہا  
 طوفانِ کتنے آئے اور آکر گزر گئے  
 محفوظ تندیوں سے سپراخِ حرم رہا  
 بارش ہوئی مدینے میں رحمت کی اس طرح  
 یہ سائبانِ دل مرا ہر وقت غم رہا  
 نلسروں سے اپنی روضۂ اطہر کو دیکھتے  
 ارماں ہمیشہ دل میں یہ شاہِ اسم رہا  
 بنشہرِ رب نے آپ کو درتہ عظیم  
 شاموں کا رہنمائی آپ کی چوکت پہ حتم رہا  
 شتر کو موت در پہ کبھی تو جائے  
 طیبہ نہ دیکھ کر نے یہی دل کو غم رہا



O

عسلا م مصطفیٰ بن کر جو اس دنیا سے جائیں گے  
 پیئیں گے جام کوثر اور جگہ جنت میں پائیں گے  
 کوئی سرکار کے جیسا نہ آیا ہے نہ آئے گا  
 ہم اپنی نعت میں یہ سچ زمانے کو بتائیں گے  
 سنا ہے بارش رحمت وہاں دن رات ہوتی ہے  
 اسی کوچے میں جا کر ہم کہیں پر گھر بنائیں گے  
 ارادہ کر لیا ہم نے یہ اب بدلا نہ جائے گا  
 مدینہ جا رہے ہیں ہم تو پھر واپس نہ آئیں گے  
 منور کر کے دل کو سورہٴ رحمن سے شکر  
 درود مصطفیٰ سے اپنے ہونٹوں کو بتائیں گے

○

غم نبی کی بددوست کبھی نہ آئے گی  
 ہمارے پاس منیبت کبھی نہ آئے گی  
 ہماراں کبھی نفل نبی کی یاد سے ہو  
 خدا گواہ وہ ساعت کبھی نہ آئے گی  
 رہاں پاک کی جو عظمتوں کا مندر ہے  
 تو اس کے لئے میں جنت کبھی نہ آئے گی  
 درد پاک نہ فترت کی تدوین ہو  
 تو اس مکان میں برست کبھی نہ آئے گی  
 مدینہ واس نے اتنا زویا مجھے شہر  
 مہری زباں پہ شکایت کبھی نہ آئے گی

○

پیام حق کو سنانے کوئی نہ آئے گا  
 نبی کا منرض نبھانے کوئی نہ آئے گا  
 یقیں کی راہ دکھانے کوئی نہ آئے گا  
 خدا سے ہم کو ملانے کوئی نہ آئے گا  
 لگانے غم کو ٹھکانے کوئی نہ آئے گا  
 یتیم کو بھی بہانے کوئی نہ آئے گا  
 جو حق بھتا جس کا اسے دیدیا محمدؐ نے  
 اب ایسا دینے دلانے کوئی نہ آئے گا  
 وہ جس کو سنتے ہی آنسو چھٹک پڑے شکر  
 اب ایسی نعت سنانے کوئی نہ آئے گا

O

تجر خبر حضور ہیں خبر خبر حضور ہیں  
 جد ہر جد ہر بھی دیکھئے اُدھر اُدھر حضور ہیں  
 یہ سر ہے، فضیلتیں، حضور کی یہ عظمتیں  
 سب زیر زیر بویہب زیر زیر حضور ہیں  
 یہ ماہ نام سے دور ہیں وہ داخل شعور ہیں  
 نامہ دل سے دیکھئے نظر نظر حضور ہیں  
 یہ یک کے حبیب وہ پتہ آتے ہیں قریب وہ  
 ہیں قرب قرب میں وہی خبر خبر حضور ہیں  
 سب نور ذات آپ کی تو رہتی کیسے تیر کی  
 اوتر اتر رہے شنی جد ہر جد ہر حضور ہیں  
 یہ نعت شہر مسزین قبول ہوئی بایقین  
 ہیں پیانہ میں وہ بویہ کر، کر کر حضور ہیں

O

سرِ حشر ہے ان کا نور آگے آگے  
کہ پیچھے ہے اُمت حضور آگے آگے

اٹھی سنکروں سے صدا یا نبی کی  
پڑھے جن کا کلمہ کھجور آگے آگے

وہ ایمان لے آئے آحسار نبی پر  
جو پھیلا رہے تھے فستور آگے آگے

بنظاہر تو آئے ہیں وہ سب سے پیچھے

ہوا لیکن ان کا ظہور آگے آگے

فنِ نعت گوئی میں ان کے کرم سے  
یہ شکر بھی ہوگا ضرور آگے آگے

o

ہر طرف پھیل رہا روشنی اچھی گئی  
 میرے آفتاب آپ کی جیسو گری اچھی گئی  
 جب کسی شرف پہ وہ زلف نبی اچھی گئی  
 حناق کوئین کو یہ دکھائی اچھی گئی  
 یہ کھجوروں کی چٹائی دیکھ کر شہ اسم  
 حن ساری آپ کی غسیروں کو بھی اچھی گئی  
 رنہ سرکار پر رنمت کی چھیلی چپوں میں  
 ہو کد رات ہیں بس وہ زندی اچھی گئی  
 رنمت امع میں بھیج بنا کر اس لیے  
 خود خد کو بھی یہ سیرت آپ کی اچھی گئی  
 آگئی بونے دن بہ غلط میں بہ شعر میں  
 اس یہ شہر میں یہ شاعری اچھی گئی

O

جب سے سنی ہے میں نے حبیب خدا کی بات  
دل میں اتر گئی ہے سرے مصطفیٰ کی بات

خوشبو اڑا کے لائی شہر رسول سے  
پھولوں سے ہو رہی ہے جو بادِ صبا کی بات

چہرے یزیدیوں کے سیاہی میں کھو گئے  
محفل میں چل رہی تھی شہ کربلا کی بات

اک ہاتھ سے اکھڑا ہوا خیر کا در کبھی  
ہے بے مثال اب بھی علی سر تفسی کی بات

آئے حدیبیہ میں یہ انصار سوچ کر  
سرکار سے کرینگے وہ عہد و وفا کی بات

شکر کا دل بھی نور سے پر نور ہو گیا  
کرنے لگا ہے جب سے شہ انبیاء کی بات





O

حضور حنتم رسل فخر انبیاء کے ہوا  
ہمارا کون ہے محبوب کبریٰ کے ہوا

بروز حشر مہرے لاج کون رکھے گا  
رس کا کون مہرے مغفرت خدا کے ہوا

یہ بارگاہ نبی میں قبول ہو جائے  
تو اس پاس نہیں اور پتھر وٹا کے ہوا

میں تیز آندھیل گرداب میں سفینہ ہے  
کوئی بچنے گا کیا میرے ناخدا کے ہوا

میں اپنی ستمیوں سے دیکھوں مدینہ اسے شہر  
میں مانند نہیں پتھر اور اس دعا کے ہوا

O

وہیں پہ عمر کا حصہ تمام ہو جائے  
 نہ نصیب مدینہ مقام ہو جائے  
 یہی صدا سرے دل سے نکلتی ہے ہر دم  
 رہوں جو دور تو جینا حرام ہو جائے  
 اُسے جہاں کی کوئی شے ڈرا نہیں سکتی  
 جو دل سے میرے نبی کا عنلام ہو جائے  
 میں خود کو سب سے بڑا خوش نصیب سمجھونگا  
 قبول گر یہ درود و سلام ہو جائے  
 خدایا تجھ سے یہی التجا ہے شکر کی  
 مدینہ جانے کا کچھ انتظام ہو جائے



o

بس ایک ترزو ہے دل بیکسار میں  
 کے اکر قفس تو نبی کے دیر میں  
 سرش بریں کے ہیں لینے وجہ رخیل  
 مشتاق کس قدر ہے خدا عشق پر میں  
 سینے میں جس کے عشق شہ انبیا نہیں  
 کرنا ہے اس کو ذلت و خواری کے خار میں  
 مرتدوں اپنے مرنے کی اس دہلے دم  
 قت کو انہیں کا میں اپنے مزار میں  
 ہوئیوں نے مشہور فضا کائنات کی  
 خوشبو سرے نبی کی ہی ہے ہر میں  
 نعت رسول پاک کا شہر یہ فیض ہے  
 ورنہ یہ میری ذات جسا کس شب میں

O

لب پہ ہو ذرِ نبیٰ سینے میں متراں رہے  
 آخری وقت سلامت سرا ایمان رہے  
 حباری انکا جو سرے حال پہ فیضان رہے  
 چاہے جیسی بھی ہو مشکل مری آسان رہے  
 آپ نے امن و مساوات کا پیغام دیا  
 کیوں زمانہ پہ نہ سرکار کا احسان رہے  
 آپ کی یاد میں مصروف رہوں ہر لمحہ  
 آپ کی ذات پہ قربان مری جان رہے  
 صبر اور شکر کو اپنا لیا جس نے دل سے  
 ایسا انبان کبھی بھی نہ پریشان رہے  
 آدمی کوئی کسی کو نہ ستائے شکر  
 ہر گھڑی پیش نظر رب کا یہ فرمان رہے

○

حسن مجسم نور کا پسِ کر اللہ اللہ اللہ اللہ  
میرے نبی کا روئے منور اللہ اللہ اللہ اللہ  
آئے جہاں میں لاکھوں پیہر اللہ اللہ اللہ اللہ  
کون ہے لیکن آپ کا ہمسرا اللہ اللہ اللہ  
شان نبوت شان رسالت شان امامت شان شہادت  
سب یکجا ہے آپ کے اندر اللہ اللہ اللہ اللہ  
تشنہ ہی کا حشر میں کیا غم ساقی ہیں جب رمت عمام  
انا اعطینک اکوثر لہ اللہ اللہ اللہ  
چاند و نواز رب دنیا، سنکریں سے کلمہ پڑھنا  
مُحَمَّدٌ یہ اللہ اکبر اللہ اللہ اللہ  
کون رب عالم مدحت ہے بس اللہ رحمت  
نعت محمد اور یہ شکر اللہ اللہ اللہ

○

چمن چمن کلی کلی  
 ڈگر ڈگر گلی گلی  
 ہوائے حبا نغز اچلی  
 مٹی سمیوں کی بے کلی  
 جو شمع نور کی جلی  
 دلوں میں آرزو پٹی

فصا ہوئی بھلی بھلی  
 نبی نبی نبی نبی

شجر شجر حبر حبر  
ستارے شمس اور قمر  
ہر ایک دل ہر اک نظر  
نبی کی شان دیکھ کر  
پکار اٹھا ہر اک بشر  
یہ کون آئیادھرم

یہ کہہ اٹھی کلی کلی  
نی نی نی نی

زمین ہو کہ آسماں  
وہ چاند ہو کہ کہکشاں  
بہار ہو کہ ہوجنراں  
مکین ہو کہ ہو مکاں  
یہاں وہاں جہاں تہاں  
وہی ہیں ہر جگہ عیاں

یہ پھر چاہے گلی گلی  
نی نی نی نی



نبی پاک — مصطفیٰ  
 لقب ہے جن کا محبتی  
 حسین پیکر ونا  
 ہے کون ان سادوسرا  
 ہیں دین حق کے رہنما  
 خدا بھی جن پہ ہے خدا

یہی نبی ہیں آحسری  
 نبی نبی نبی نبی

جہان کارزار میں  
 عرب کے ریگزار میں  
 رہے حرا کے غار میں  
 اکیلے تھے ہزار میں  
 ہر ایک رہگزار میں  
 ہوں پھول میں کہ خار میں

ہے جنکی ہر ادا بھلی  
 نبی نبی نبی نبی

حبیب پاک کبریا  
جو ہیں امام انبیا  
کرم ہو مجھ پہ آپ کا  
بے صبح شام یہ دعا  
ہے دل سے شکر آپ کا  
جدھر سے گزرے مصطفیٰ

محبوب — اُٹھی گئی گئی  
نی نی نی نی نی

O

ملیں گے ہم کو طیبہ میں وہ شاہ ہاشمی چلے  
 سنور جائے گی پل بھر میں ہماری زندگی چلے  
 مدینے میں ملے گی ذہن کو آسودگی چلے  
 وہاں چھٹکی ہوئی ہے رحمتوں کی چاندنی چلے  
 وہیں پر دور ہوگی دل کی ساری بے کلی چلے  
 ہمیں آواز دیتی ہے مدینے کی گلی چلے  
 یہ سوچا تھا نبیؐ کے شہر طیبہ میں کبھی چلے  
 مگر دل نے کہا میرے کبھی کیوں بس ابھی چلے  
 وہاں آرام فرما ہیں ہمارے ساتھی کوثر  
 وہیں جا کر بجھے گی جان و دل کی تشنگی چلے  
 سفر اس سے مبارک اور کوئی ہو نہیں سکتا  
 خدا کی حمد اور کرتے ہوئے ذکر نبیؐ چلے  
 ہجومِ رنج و غم سے کیوں پریشاں آپ ہیں شکر  
 مدینے میں کھلے گی دل کی مرجھائی کلی چلے

O

مت کی اپنے دل میں محبت سے ہونے  
 آقا ہیں سر پہ تاق شفا مت سے ہونے  
 تشریف کے شہ میں خار حرات آپ  
 قرآن اور قرآن کی آیت سے ہونے  
 آسے میں آن، کیلئے بی آمنہ کے گھر  
 مارے جہن کی وہ اہمیت سے ہونے  
 اسان آسے جویئے ہم آپ کا حضور  
 معراج میں کے غم امت کے ہونے  
 شہر کی اس حضور ختمیں معارف میں  
 آیا ہے درپہ اشک ندامت کے ہونے

O

فرش زمیں سے عرش بریں تک مچ گیا شورے شور  
نبی جی آئے بھورے بھور، نبی جی آئے بھورے بھور

مکے میں جب بچہ لینے آئیں حیمہ دائی  
کوئی بچہ جب نہ ملا تو دل کی کلی مرجھائی  
آمنہ بولیں دائی حلیمہ لے لو لہنا مور

نبی جی آئے بھورے بھور، نبی جی آئے بھورے بھور

حور و شماں کھڑے رہے سب باندھے ہاتھ ادب سے  
فرش زمیں نے رتبہ پایا عرش بریں کے رب سے  
چمکا چاند نبوت کا اُجیارا ہے چہواور

نبی جی آئے بھورے بھور، نبی جی آئے بھورے بھور

نہ چہ نہ پتہ پرت چکے اور دھرتی مسکے  
 حورو ملائک دینے بدستائی فرش زمیں پر آے  
 رمت کی چھائی ہے ہر سو کیسی گستاخیں

نہی بنی آئے بھورے بھور، نہی بنی آئے بھورے بھور

نہت نہی سے من میں ہوا ہے یہ کیسا جیہرا  
 جیسے کوئی پھولی نہی پادے کوئی کنار  
 نہت نہی سے چمک گئی شہرِ قسبتی تور

نہی بنی آئے بھورے بھور، نہی بنی آئے بھورے بھور

O

خاتم المرسلین آگئے  
 شاہِ دنیا و دیں آگئے  
 تم کو مرثوہ ہو اے غم زد  
 رحمتِ عالمیں آگئے  
 منتظر جن کا تھا یہ جہاں  
 وہ نبی بالیقین آگئے  
 آمنہ بی کی آغوش میں  
 جو ہیں سب سے حسین آگئے  
 لے کے قرآن کو آپؐ تک  
 جبریل امیں آگئے  
 وہم کی تیرگی مٹ گئی  
 لے کے شمع یقین آگئے  
 کوئی بھی شکر اس دہر میں  
 جن کا ثانی نہیں آگئے



○

یہ دل آپ کا ہے یہ جاں آپ کی ہے  
 ہر اک شے مرے مہرباں آپ کی ہے  
 زندہ انسانیت یہ دیکھتے نبی کی  
 خدا بڑا ہے زبان آپ کی ہے  
 یہ ہنسنے والا خداوندہ وانجم  
 یہ ہر شے کی کہانیاں آپ کی ہے  
 یہ نعمت یہ عیب یہ جہت یہ سیرت  
 زبان ہے مری داستان آپ کی ہے

○

آپ کے در پہ آؤں میں  
آپ کی نعت سناؤں میں

حباؤں تو کیوں آؤں میں  
حنا کے وہیں بن حباؤں میں

آفتا آفتا کہتے کہتے  
کاش وہیں سر حباؤں میں

حبالی روضے کی چوموں تو  
 آئینہ بن حباؤں میں  
 بن کر حاجی جو بھی آئیں  
 ان کے پاؤں دباؤں میں  
 حشر کے دن اپنے آفت سے  
 حجام کوثر پاؤں میں  
 شہر نبی میں بن کے بھکاری  
 آپ کا صدمہ پاؤں میں  
 کاشح کے شجر اپنے نبی کا  
 دیوانہ کہلاؤں میں



سیم و زر، دولت، نہ کوئی مرتبہ لے جائے گا  
 حسد میں ہم کو نبی کا واسطہ لے جائے گا

کیوں کسی کو ڈھونڈتے ہو رہنمائی کے لئے  
 تم کو منزل پر نبی کا نقش پالے جائے گا

ہر مرض سے ہے یقین مل جائے گی اس کو نجات  
 جو نبی کے شہر سے خاک شفا لے جائے گا

نیک و بد اعمال اس کے ساتھ ہوں گے دوستو  
جانے والا اس جہاں سے اور یہاں سے کہاں کا

حکم رب، حکم نبیؐ پر ہم کو چنا چاہئے  
خدا میں ہم کو یہی اک راستہ لے جائے گا

بے تمیت مسند شہنشاہی اس بیت کا  
اک نہ اک دن خود کو ہوئے کریدار کہاں



O

بخشش نہ ہوگی احمد مختار کے بغیر

امت کے آقا نبیوں کے سردار کے بغیر

میراجو فیصلہ ہے تو رضوان حبان لے

جنت نہ لوں گا آقا کے دیدار کے بغیر

فضل خدا کے ساتھ نبیؐ کا کرم جو ہو

ساحل سے ناؤ لگتی ہے پتوار کے بغیر

جب تک یہ میری جان رہے میرے جسم میں  
اک پل نہ نزرے رحمت مہ کار کے بغیر

پورا سنہ ہوگا دینِ پیسبر کا تذکرہ  
صدیق، ہر غنی و مسکین چرے بغیر

شکر یہ میری روح سنہ پرواز کر کے  
عشق رسول پاک کے اقطار کے بغیر







وہ جس کے سینے میں ایمان نہیں رہے بھائی  
 مری نظر میں وہ انسان نہیں رہے بھائی  
 آپ تو سارے زمانے کے لئے رحمت ہیں  
 اس میں ہندو یا مسلمان نہیں رہے بھائی  
 وہ ہو انسان کہ حیوان یا جن و ملک  
 کس پر سرکار کا احسان نہیں رہے بھائی  
 زندگی اس کی سنور جائے یہ ممکن ہی نہیں  
 دل سے جو عامل قرآن نہیں رہے بھائی  
 بے سناہوں پہ کرے ظلم نہ ہرگز کوئی  
 کیا یہ اللہ کا فرمان نہیں رہے بھائی  
 سر جھکے غمیر کے آگے جو کسی کا شکر  
 اہل ایمان کی یہ شان نہیں رہے بھائی

0

جو آقا کریں گے کرم دھیرے دھیرے  
تو مٹ جائیں گے سارے غم دھیرے دھیرے  
کبھی ہوگا حبا، جو ان کی گلی میں  
تو چو میں گے باب کرم دھیرے دھیرے  
درو دوں کے سائے میں بڑھتے رہیں گے  
مدینے کی جانب قدم دھیرے دھیرے  
اذان بلائی جو کبے میں گونجی  
را منہ کے بل ہنسنے دھیرے دھیرے  
ہو نعت نئی بپ پتھوں میں منسوب  
نعتا رب میرا دم دھیرے دھیرے  
ہر حشر شکر کو بھی حبا کوثر  
پائیں گے شام دھیرے دھیرے

O

مجھ کو سرکار جب یاد آنے لگے  
 اشک غم بھی سرے سرے مسکرانے لگے  
 شمع عشق نبی ہم جلدانے لگے  
 سارے دیوار و در جگمگانے لگے  
 ہوش بوجہل کے بھی ٹھکانے لگے  
 معجزہ میرے آقا دکھانے لگے  
 ہونٹ حور و ملک لگے چومنے  
 نعت سرکار جب ہم سننے لگے  
 ان کی رحمت کی برسات ہونے لگی  
 ہم گنہگار اس میں نہانے لگے  
 اس کی سیرت کا شکر پتہ جب چلا  
 ہم گناہوں سے دامن بچانے لگے

○

ہم جامِ شرابِ عشقِ نبیٰ چمکا چمکا کے پی میں کے  
حیرت سے فرشتے دیکھیں گے اٹھ اٹھ کے پی میں گے

اس جام سے ہم کو یہ منسوب اس مٹے سے ہمیں پیچہ نس نہیں  
شبیر کا جوٹھ لاؤ تو اتر کر کے پی میں گے

یہ دل تڑپا محپ کا جب حد سے برتنے کی تشنہ ہو  
ہم ن کے قصور سے خود کو مہکا مہکا کے پی میں گے

ہمارے بہت بے تاب تباروں اور درجہ بندی حد سے ہوا  
ہم زارِ مسد سے دل کو سمجھا سمجھا کے پی میں گے

ہم غم کی سہتی تہوپ میں بھی چھوڑیں گے نہ دامنِ آقا کا  
ہم اپنے غمِ دل کو ششدر بہا بہا کر پی میں گے

O

دیکھو محبوب پروردگار آگئے

لے کے دنیا میں فصلِ بہار آگئے

جن پہ دونوں جہاں بے شمار آگئے

انبیا کے ہیں جو تاجدار آگئے

ہم پہ ہو جائے آفتِ ننگاہِ کرم

آپ کے در پہ ہم اشکِ بار آگئے

اب اندھیرا ضلالت کا چھٹ جائے گا

جن کا صدیوں سے تھا انتظار آگئے

بخش دیجئے سکوں اس کو بہرِ خدا

لے کے شکرِ دل بیکسار آگئے

## نعتیہ قطعات

رحمت کی بہاروں میں سرکار چمکتے ہیں  
 حبیب کے نظاروں میں سرکار چمکتے ہیں  
 ہر ایک کو دیتا ہے یہ درس محبت کا  
 شکر کے وپاروں میں سرکار چمکتے ہیں  
 شکر کی موری



○

ہے آرزو اک بار مدینہ کا سفر ہو  
 نہ سبز وہ گنبد ہی مرے پیش نظر ہو  
 جس راہ میں نہ کار کے قدموں کے نشاں ہیں  
 شکر مری منزل بھی وہی رہ گزر ہو

♦♦

○

روک تروپ کر یہی کہتا ہے مرا دل  
 یدرب نہ مدینہ ہی مری آخری منزل  
 طوفانِ حواث میں گمراہ ہے ابھی شکر  
 نہ کار کے صدقے میں تھا ہوا سے حاصل

♦♦





میں خواب سے بیدار ہوں اور جھوم رہا ہوں  
 دیکھا ہے کہ طیبہ کی گلی گھوم رہا ہوں  
 سراپنا جھکا رکھا ہے دربارِ نبی میں  
 سرکار کی چوکھٹ کو بہ ادب چوم رہا ہوں



جو نبیؐ کا عتلام ہو جائے  
 وقت کا وہ امام ہو جائے  
 چیل پڑے جو نبیؐ کے رستے پر  
 اس پہ دوزخ حرام ہو جائے



O

مر عقیدت سے میں جھکاتا ہوں  
 جب بھی نعت نبی سنا تا ہوں  
 میرا ایمان ہے یہی شہر  
 جس کا کہتا ہوں اسکا کاتا ہوں

&lt;&gt;

O

دوستو! زندگی کی بات کرو  
 کچھ دیار نبی کی بات کرو  
 بن کے آئے جو رحمت عالم  
 تم تو شہر نہیں کی بات کرو

&lt;&gt;

○

پھیلی ہوئی زمانے میں شہرت نبیؐ کی ہے  
 پھولوں میں رنگ کلیوں میں نکبت نبیؐ کی ہے  
 اسکو بھلا بلائے گی دوزخ کی آگ کیا  
 محفوظ جس کے سینے میں الفتِ مہی کی ہے

✽

○

ہر اہل حق کے لب پہ فسانہ نبیؐ کا ہے  
 میں ہی نہیں یہ سارا زمانہ نبیؐ کا ہے  
 محبوب رب ہیں جلوۂ حسن ازل ہیں وہ  
 جو کچھ بھی بٹ رہا ہے خزانہ نبیؐ کا ہے

✽

○

بہلاتا ہے جو دل کو درودِ سلام سے  
ماتا ہے کیفِ اس کو خدا کے کلام سے  
اس پر نزولِ رحمتِ حق کیوں نہ ہو بھلا  
لیتا ہے جو بھی نامِ نبیِ احقرام سے

❖

○

خالق اور پیر کی حکومت ہے  
جسم پر یار کی حکومت ہے  
میرے ذہن و دماغ اور دل پر  
یہ ساری کار کی حکومت ہے

❖

O

دین حق کے اصول کی باتیں  
 رحمتوں کے نزول کی باتیں  
 بات اوروں کی تم کرو لیکن  
 مسیں کروں گا رسول کی باتیں

❦

O

یہ نہ پوچھو کہ کیا ملا ہم کو  
 حنلہ کا راستہ ملا ہم کو  
 دامن مصطفیٰ کے ملنے سے  
 سچ تو یہ ہے خدا ملا ہم کو

❦

## منتقبت

لے لے کے نام شب میں جو سویا حسین کا  
 دیکھا ہے اس نے خواب میں چہرہ حسین کا  
 بندوستان کو یہ دکیا ہت اسی سے  
 شہزادہ رہا ہے پھریرا حسین کا



مشہور ہے جہاں میں فسانہ حسین کا  
 ہے اہل حق کے لب پہ ترانہ حسین کا  
 برسوں گزر گئے ہیں مگر اب بھی دوستو!  
 ہر دل بنا ہوا ہے ٹھکانہ حسین کا  
 نام و نشان یزید کا باقی نہیں مگر  
 لیتا ہے نام اب بھی زمانہ حسین کا  
 پھر بھی زباں پہ حرفِ شکایت نہیں کوئی  
 حالاں کہ لٹ گیا ہے گھرانہ حسین کا  
 عزم و یقین، صبر و رضا فکرِ آخرت  
 کچھ ہٹا تو بس یہی ہٹا حزنِ زمانہ حسین کا  
 مومن ہی تو نہیں ہیں فقط ان کے جہاں نثار  
 شکر بھی دیکھئے ہے دوانہ حسین کا

O

شیر خدا کی آنکھوں کے تارے حسین ہیں  
 اور فاطمہ کے راج و لارے حسین ہیں  
 میرے حسین ہیں نہ تمہارے حسین ہیں  
 ان نیت کی آنکھوں کے تارے حسین ہیں  
 دست یزید میں نہ دیا جس نے اپنا ہاتھ  
 سردار انبیاء کے وہ پیارے حسین ہیں  
 بیڑا یزیدیت کا بحرِ حال غرق ہے  
 دریائے حق کے تیز و دھارے حسین ہیں  
 ہم ان کی ذات پاک پہ کیوں کمر کریں نہ فخر  
 نانا کے امتی کے سہارے حسین ہیں





عشق حسین حاصل ایمان بن گیا  
 اے مومنو تمہاری یہ پہچان بن گیا  
 جنت سا کر بلا کا وہ میدان بن گیا  
 مدفن تمہارا اکبر ذیشان بن گیا  
 نیزے پہ جب بلند ہوا سر حسین کا  
 چہرہ مرے امام کا فتر آن بن گیا  
 جس دل میں ہے بسی ہوئی الفت حسین کی  
 سچ پوچھئے تو وہ بڑا انس بن گیا  
 شکر یہ میرے دل کی ہے بس ایک آرزو  
 دیدار آستان میرا ارمان بن گیا



○

نبی کے نواسے کا نام اللہ اللہ  
 سمجھوں سے ہے اونچی مقام اللہ اللہ  
 دیا جس نے خود اپنے سر کوٹ کر  
 زمانے کو حق کا پیام اللہ اللہ  
 حق کے جگروں طمے کے دلا رہے  
 ہر اک امتی کے امام اللہ اللہ  
 جتنا یہ نہ سراپت باطل کے آئے  
 پیا خود شہادت کا حیا اللہ اللہ  
 نہ بھولے گی دنیا کبھی ان کو شہر  
 ہر اک لب پہ ہے ان کا نام اللہ اللہ



لبوں پہ آیتیں، نیزے پہ سر حسین کا ہے  
 بسا کی نوک پر حباری سفر حسین کا ہے  
 جہاں جہاں بھی حسینی مسزاج والے ہیں  
 وہاں کا شہر، عسلافت، وہ گھر حسین کا ہے  
 سوال اب نہیں اٹھتا کہیں سے بیعت کا  
 یزید یوں کوزمانے میں ڈر حسین کا ہے

نبی کا دین مٹائے یہ کس میں ہے ہمت  
 نبی کے دین میں خونِ جگر حسین کا ہے  
 مسافرِ یزید کا نام و نشان زمانے سے  
 ہر ایک شہر میں چرچا مگر حسین کا ہے  
 تو اس کے سامنے آتا ہے سرمدِ مرثیہ  
 تجھے خبر نہیں نورِ نظر حسین کا ہے  
 مہینِ حسد مجھے آگے دلا دیتے ہیں  
 ہر ایک شعر میں میرے اثر حسین کا ہے  
 نبی کا دین مہبت ہے جس کی خوشبو سے  
 غالب بارہویں جس میں شبِ حسین کا ہے  
 سرِ نبی ز تو بہ در پہ جھک سب شکر  
 جہاں پہ دل بھی جھکا ہے وہ در حسین کا ہے

O

دشمن سے پانی مانگیں گوارا نہیں کیا  
اصغر نے اپنی پیاس کا شکوہ نہیں کیا

سردے کے سرخسرو ہوا نام حسین پر  
خُرنے بھی اپنے آپ کو رسوا نہیں کیا

رکھاسنہ ہاتھ آپ نے دست یزد پر  
شیر نے ضمیر کا سودا نہیں کیا

اے مومنو! خدا نے بھی دنیا میں آج تک  
کوئی سرے حسین سا پیدا نہیں کیا

یہ بات اور ہے کہ اندھیرے میں ہم رہیں  
شیر نے کہاں پہ اُجالا نہیں کیا

شکر جو کربا میں کیا بھتا حسین نے  
ایسا کسی نے دہر میں سجدہ نہیں کیا

0

کوئین دے سکے کائنات قیمت حسین کی  
کرب و بلا سے پوچھنے عظمت حسین کی

خنجر چاقو تہتے حضرت کے دونوں لب  
جب بریل سن رہے تھے تلاوت حسین کی

آل نبی کے خون کی قیمت نہ پوچھتے  
سدا ہی رہا ہے بدست حسین کی

پہ سرائی رہی ہے جہاں میں یزیدیت  
نہی کہ آن پھر ہے ضرورت حسین کی

پتھر اس سے تیر قنف کاہ کر رہا  
دل میں ترپ نہی ہے محبت حسین کی

شتر کو ہے یقین بہت مہمّن بھی ہے  
محشر میں کام آئے گی حیات حسین کی

O

وہ کربلا کی زمیں پہ دیکھو فرشتے آنسو بہا رہے ہیں  
 ستم ہے کیسا کہ ابن حیدر لبو میں اپنے نہا رہے ہیں  
 مچا ہے کہرام بیبیوں میں حسین خیمے سے جا رہے ہیں  
 یزیدیوں پر ہے خوف طاری کہ رن میں شبیر آ رہے ہیں  
 لگا ہے تیر قضا گلے پر مگر ابھی تک وہ ننھے اصغر  
 قضا سے آنکھیں ملی ہوئی ہیں مگر وہ خود مسکرا رہے ہیں  
 وہ چاہتے تو یزیدیوں کو منا کے رکھ دیتے ایک پل میں  
 مگر کٹا کے وہ اپنے سر کو خدا سے وعدہ نبھا رہے ہیں  
 اداسی خیمے میں چھائی شکر لرز رہا ہے یزیدی لشکر  
 جناب عباس پانی لینے فرات کی سمت جا رہے ہیں

O

ہوں غلام ابن حیدر آج پر تقدیر ہے  
 کہتے ہیں حسد بریں جس کو مسرورِ حب گیسر ہے  
 شام کا کلمہ اُدھر ہے، اس طرف زہا کا چاند  
 اُس طرف تاریکیں ہیں اس طرف تصویر ہے  
 دستِ ساری نشیں کے کتب کے قلبِ بدر  
 خطہ زینب سے یہ چپتی ہوئی شمشیر ہے  
 شامیوں نے نام جس کا کتبِ تنہا مندرج ہے  
 کر، حیدر، شانِ بازوئے شیر ہے  
 ہوں بیتہ ہا میں کربا میں ہے ملا  
 جس طرف سے دیکھتے شیر ہی شیر ہے  
 خوفِ یوں درباریوں میں کس قدر چپ یا سب آج  
 مہرِ حیدر کے تو پاؤں میں زنجیر ہے  
 سوئے کرمناک شناہت ہے شکرِ بندے  
 اے زمیں کربلا تو بولتی تصویر ہے





لے کے چلو میں حقارت سے جو پھینکا پانی  
 دیکھتا رہ گیا عباس کا چہرہ پانی  
 اس قدر حضرت عباس سے بے شرمندہ  
 کسی دریا میں بھی بہتا نہیں سیدہ پانی  
 نرم انگلی سے جو کر دیتے اشارہ اصغر  
 پتھروں سے بھی نکل سکتا تھا ٹھنڈا پانی

بنت شبیر اگر پیس کا شکوہ کرتیں  
 لے آجاتا فکس سے بھی مندرشتہ پانی  
 دیکھا پانی کی جو لہسروں کو تو محسوس ہوا  
 آج تک پڑھتا ہے پیسوں کا قصیدہ پانی  
 مل لیا چہ سے پے اصغر کا لبو سرور نے  
 درندہ کھلائی سند دیت کہیں دان پانی  
 تشنگی پر وہ تری شام و بحر روتی ہے  
 اپنے دھروں میں سمیٹے ہوئے گنا پانی  
 سن بھی ماتم شبیر کب کرتا ہے  
 تنہا ہوش ہے شکر کی دمن کا پانی

O

حیرت سے تکتے ہیں منہ رشتے نقشہ ہی کچھ ایسا ہے  
 کربل میں شبیر کا دیکھو سجدہ ہی کچھ ایسا ہے  
 کانپ رہی ہیں دیواریں اور قصر یزیدی لرزاں ہے  
 بی بی زینب کے ہونٹوں پر خطبہ ہی کچھ ایسا ہے  
 خوف لعینوں پر ہے چھایا، بھاگ رہے ہیں دشمن سب  
 شیر خدا کے شیر کا دیکھو حملہ ہی کچھ ایسا ہے  
 موت کی آنکھوں میں جو آنکھیں ڈال کے شکر ہنستا ہے  
 ابنِ عسلی کی گود کا پالا بچہ ہی کچھ ایسا ہے

○

شجاعت علی اکبر نہیں خرید سکا  
 یزید صبر کا پیر نہیں خرید سکا  
 گیا تھا حرمہ تیرا کمال کو ساتھ ہے  
 تبسم علی اصغر نہیں خرید سکا  
 ذلیل و خوار کا بیٹا بھنور میں ذوب کیا  
 یزید عزم بہتر نہیں خرید سکا

حسینی ہاتھ پہ خرپک گیا مقدرے  
یزید نوٹ گیا پر نہیں خرید سکا

یہ اور بات ہے نیزے پہ رکھ لیا لیکن  
جو خم تھا سجدے میں وہ سر نہیں خرید سکا

ٹھکانہ شمر کا آخر بنا جہنم میں  
بہشت میں وہ کوئی گھر نہیں خرید سکا

ہے کون اُس سے بڑا بدنصیب جو شکر  
رضائے آلِ پیمر نہیں خرید سکا



O

جہاں میں صبر کا پیکر مے تو لے آؤ  
 کوئی حسین سا ربہ مے تو لے آؤ  
 سب ایک دل ہوں جہاں اک خیال ایک نظر  
 کہیں جواب بیٹر ملے تو لے آؤ  
 جو نوک نینہ پہ رد کر بھی روشنی بخشے  
 مے جو ایسا کوئی اور سر تو لے آؤ  
 خدا کی راہ میں سب پیچھا لگا دیا جس نے  
 حسین جیسا تو نگر ملے تو لے آؤ  
 ہر ایک فرد شہادت کا مرتبہ پائے  
 جہاں میں ایسا کوئی گھر مے تو لے آؤ  
 غم حسین میں اشکوں سے جو عبارت ہو  
 قصیدہ ایسا جو شکر مے تو لے آؤ

O

عباس کا کردار ہے کردار کا پانی  
 اترانے کبھی آپ کی تلوار کا پانی  
 پل بھر میں اترتا سرِ مکار کا پانی  
 چکھ لیتے اگر تیغِ علمدار کا پانی  
 شیروں کی طرح ٹوٹے تھے دشمن کی صفوں پر  
 عباس میں تھا حیدرِ نزار کا پانی  
 قدموں سے لپٹنے کے لئے شیرِ عسلی کے  
 ساحل پہ چڑھا جاتا تھا محبِ دہار کا پانی  
 صدقے میں شہیدوں کے سرِ حشرِ یقیں ہے  
 رکھے گا خدا شکرِ احبار کا پانی

○

نبی کے نورِ نظر اور خوش خصلِ حسین  
 علی کے لختِ جبرقِ طمس کے دلِ حسین  
 کیا ہے دین کو زندہ کما کے سراپت  
 کہاں سے لے لے زمانہ تری مثالِ حسین

❖

○

لے لے نامِ شب میں جو سویا حسین کا  
 دیکھا اس کے خواب میں چہرا حسین کا  
 بندہ سستاں کو یادِ سب بھتا اسی لے  
 شکر اٹھا رہا ہے پھریرا حسین کا

❖

○

اشقیا اپنے سر جھکائے ہیں  
 ایک بچے سے مات کھائے ہیں  
 حرمِ عمر بھر تو روئے گا  
 رن میں اصغر جو مسکرائے ہیں

❖





اس واسطے ہماری ضرورت حسین ہیں  
 کمزور ناتوانوں کی طاقت حسین ہیں  
 سر کو کٹا کے سر رضی حنا لقا حسری دلی  
 کہنا پڑے گا ملک جنت حسین ہیں



نام لکھا نہ کام لکھا ہے  
 قصہ نا تمام لکھا ہے  
 اب تو شبیر کے غلاموں میں  
 دیکھو شکر کا نام لکھا ہے



ایک بھی بچتے نہیں لشکرِ مکار کے ہاتھ  
 اٹھ گئے ہوتے اگر حیدرِ کزار کے ہاتھ  
 لاکھوں ہاتھوں میں علم آج نظر آتے ہیں  
 کاٹ کر ظلم پریشاں ہے غلدار کے ہاتھ



O

یا غوث مدد کیجے مصیبت کی گھڑی ہے  
 کشتی مسری طوفان کی بانہوں میں پڑی ہے  
 آنکھوں میں مری روضہ کی تصویر کھینچی ہے  
 اور دل میں مسرے آپ کی بس یاد رہی ہے  
 حاصل ہے ہمیں آپ کی نسبت کا سہرا  
 پھر بھی ہمیں یہ دنیا مٹانے پہ تی ہے  
 اب مدت عطا کیجئے حسنین کا ہم کو  
 کاشہ سرا حنائی ہے نمبر اس پہ لگی ہے  
 جو مہنگا وہی آپ کی نسبت سے مہا ہے  
 دنیا میں بس آپ سا اب کوئی نہی ہے  
 اک نام مرا انکے غلاموں میں لکھا ہو  
 شکر مسرے خوابوں کی بھی تصویر یہی ہے



O

اعلیٰ ہے دربار ہمارے خواجہ کا  
 روضہ پرانوار ہمارے خواجہ کا  
 اپنی ہستی بھی اک ہستی ہو جاتی  
 ہوتا گر دیدار ہمارے خواجہ کا  
 ہو جائے گی پر بھنور سے یہ کشتی  
 لے لو گر پتوار ہمارے خواجہ کا  
 جس نے دیکھا ان کا عاشق بن بیٹھا  
 ایسا تھا کردار ہمارے خواجہ کا  
 اُن کی ہر اک بات دلوں کو چھو جائے  
 یہ حسن گفتار ہمارے خواجہ کا  
 بزم بہت افسردہ سی ہے اب شکر  
 شعر پڑھو دو چار ہمارے خواجہ کا



پیر بہ سب رقی، ہسرتی ہے، ولیوں کی ہے شان  
صوفیوں، سنتوں نے دیا اس دھسرتی کو وردن

مرے خواجہ کا ہندوستان

خواجہ پی کا رونمائی دیکھو، اس رہنے کا رتبہ دیکھو  
سب اس کے ہیں شیدا دیکھو، دیکھو رب کا جلوہ دیکھو  
ہندو مسلم سکھ جیساں اس در کے مہمن

مرے خواجہ کا ہندوستان

خواجہ نظام الدین کا پیارا، خسرو کی آنکھوں کا تارا  
صابر پی کا ہے یہ دُلا راقطب الدین نے اس کو سنوارا  
ساری دنیا سے ہے نرالی اس دھرتی کی شان

مرے خواجہ کا ہندوستان

بیچی اور مخدوم بہساری ہم سب ان کے در کے بھکاری  
وارث بھی ہیں حبان ہماری، مانے ان کو ہر نر ناری  
بشتا ہے اُن سب کے در سے ہر لمحہ فیضان

مرے خواجہ کا ہندوستان

کوزے میں جو بھر لیں ساغر، انگی سے جو روکیں پتھر  
دولت کو جو ماریں ٹھوکر انکی عنلامی میں ہے شکر  
کہتی ہے ان کو ساری دنیا اجمیری سلطان

مرے خواجہ کا ہندوستان

○

رُکنِ بصل سے مُدّے گھرانے  
 اپنے ہی خون کے دریہ میں نہانے  
 دینِ نانا کا دوسرا سر پہنے  
 نوکِ نیو پہ بھی قُسن سننے  
 بس ہی ابدے پہ قُربوں میں مارے بندے  
 آپ بس سجدے میں مایہ نہانے  
 دوسرا آج بھی ان کا سے زہانے میں مٹانے  
 تیرا گندمی میں جو اٹل شمع جلانے  
 تن بھی کر بوجھ کی وہ زمین شدانے  
 دینِ اسلام کو شبیر بچانے  
 ہر بھی آنکھوں میں پاپاے نوے آنسو شہر  
 ربا دلوں کے قدموں میں بہانے



علم و حکمت کا باب ہیں زینبؑ  
 فاطمہ کی کتاب ہیں زینبؑ  
 اپنا خود ہی جواب ہیں زینبؑ  
 زینتِ بو تراب ہیں زینبؑ  
 جن سے مہکا ہے گلشنِ اسلام  
 وہ شہتہ گلاب ہیں زینبؑ  
 بل گنی پھر یزید کی مسند  
 خوب محو خطاب ہیں زینبؑ  
 زندگی کا سوال ہو کوئی  
 اس کا بس اک جواب ہیں زینبؑ



○

لہو بن کر ادھر نیچے چمن کی آنکھ سے آنسو  
غمِ شبیر میں چمکے گلگن کی آنکھ سے آنسو

علیٰ کے چاند پر چمکے ہونے تھے قبر کے بدل  
تو اتر کیوں نہ بہتے چتھن کے آنکھ سے آنسو

نہ پینچی ہے خمیے میں شہادت پاگے قسم  
تو نکلے شدت غم میں دہن کی آنکھ سے آنسو

تو آسمان ٹیشن فائمر کا آج کریں میں  
بہ جنت میں نکل آئے حسن کی آنکھ سے آنسو

لرز اُچی زمیں، کاہا فک یہ دیکھ کر شکر  
ہے جب بھائی کے غم میں بہن کے آنکھ سے آنسو

♦♦





یوں تھی وفا کی راہ بھی شمشیر کی طرح  
لیکن چلا نہ کوئی بھی شبیر کی طرح

ہاں! کارواں حسین کا کوفہ میں لٹ گیا  
جھوٹے تھے کوئی اپنی ہی تحریر کی طرح

سر دے کے جس نے رکھ لیا اسلام کا وقار  
تقدیر ہو حسین کی تقدیر کی طرح

دنیا کو نور دیتے رہے ہیں ولی تمام  
چمکا نہ کوئی غوث کی تنویر کی طرح

شکر جو اہل بیعت کا کرتا ہے ذکر خیر  
جنت ہے اس کے واسطے جاگیر کی طرح





وہ شام شہادت بھی رو رو کے ڈھلی ہوگی  
شیر کے گردن پر جب تیغ چلی ہوگی

معصوم سے اصغر کو جب تیر لگا ہوگا  
یہ ایسی شہادت تھی ہر شے کو کھلی ہوگی

کوئی سوچ بھی کیسے لے لٹ جائے گی کربل میں  
جو جان رسالت کے آنگن میں پٹی ہوگی

مہماں سے سلوک ایرا با ظرف نہیں کرتے  
کم ظرف طبیعت نے یہ چال پٹی ہوگی

احساس ہے شکر کو ہر آدمی طیبہ کا  
بے چین ہوا ہوگا سنان لگی ہوگی



جناب شکر کی موری اپنے نعتیہ کلام کے لئے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ شکر کو برسوں سے سنتا آرہا ہوں عقیدت کے پھول نعت و منقبت اور اظہار و عقیدت کا ایک حسین گلدستہ ہے۔ نعت کا ہر شعر سوزِ دروں، جذبہ عشق اور حبِ نبوی کا مظہر ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ شکر کے اشعار ملت اسلامیہ کے ہر فرد کی آواز ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے ذکر کے ساتھ کام کے آغاز کی ترغیب بہت ہی نرالے انداز میں دی ہے۔

اٹھاؤ ہاتھ میں جب قلم تم درو و لکھ دو، سلام لکھ دو  
حسین گلابوں کی پتیوں پر ادب سے آقا کا نام لکھ دو

نبیِ برحق نے مدینہ کے لئے دعا فرمائی، اللہ رب العزت نے قیامت ارض مقدس کو مخزنِ رحمت بنایا یہ شعر اسی پس منظر میں پڑھیں تو لطف دو بالا ہو جاتا ہے۔

رحمت کے وہاں پھول ہیں بکھرے ہوئے ہر سو  
گزارِ مدینہ میں کوئی خار نہیں ہے

ہر صاحب ایمان روضہ نبوی کا دیدار اور آنکھوں میں جالی مبارک کو بسالینے کی تمنا لئے پھرتا ہے سکونِ قلب و تسکینی کا سامان روضہ نبوی کی زیارت ہی ہوا کرتی ہے شکر کا یہ شعر صاحبِ نسبت کی آواز ہے۔

وہاں آرام فرما ہیں ہمارے ساتھی کوثر  
وہیں جا کر بجھے گی روح و دل کی تشنگی چلے

معلم اول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کا سبق سکھایا میل و محبت، ہمدردی و بھائی چارگی کی تعلیم دی یہ شعر اگر اسی تباظر میں پڑھا جائے تو اس کے پس منظر میں اخلاقِ کریمانہ کی جلوہ سامانی نظر آئے گی۔

آپس میں پیار کرنے کی تعلیم دی ہمیں  
انسانیت کا آپ نے رتبہ بڑھا دیا

سادہ اور عام فہم انداز میں ”عقیدت کے پھول“ دل کو چھو لینے والے اور عوام کو متحرک کرنے والے اشعار پر مشتمل ہے۔

”عقیدت کے پھول“ جناب شکر کی موری کے لئے باعثِ ہدایت بن جائے۔ آمین بجا لا سمیلا لمرسلین۔

مشہور احمد علی ندوی

(مولانا مشہود احمد قادری ندوی)

پرنسپل، گورنمنٹ مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ ٹیپنگ



# AQUIDAT KE PHOOL

*Khandan -e- Nabuwat Ke Quadmon Mein  
(Naat Aur Manqabat)*

*By  
Shankar Kaimuri*



PUBLISHING HOUSE

Patna-800 004  
frompublishinghouse2000@gmail.com

9 789383 533305